علمی جواہر پارے

حضرت مولانا علامہ محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے ۔ فیصل آباد

علمی جواہر پارے

حضرت مولانا علامہ محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۰ گلبرگ اے ۰ فیصل آباد

نوخیز مقررین کے لیے علمی و تحقیقی تقاریر کا گنجینہ

علمی جواہر پارے

قاری مختار احمد سعیدی
ناظم اعلیٰ السعیدیہ قرآن اکیڈمی
محلہ ٹبی گوریاں براستہ سٹاف گلہ گجرات
فون نمبر 0320-5525294

علامہ محمّد صدّیق مُلتانی

خطیب مرکزی سُنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار۔ فیصل آباد

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے ۔ فیصل آباد

marfat.com

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب -------- علمی جواہر پارے
مصنف -------- حضرت مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہ
تعداد صفحات -------- ۱۰۴
کمپوزنگ -------- words maker Lhr.
تزئین واہتمام -------- سید حمایت رسول قادری
تعداد -------- ۱۱۰۰
ناشر -------- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
مطبع -------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت -------- 36 روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
11 گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے فیصل آباد فون 626046

marfat.com

پیش لفظ

موجودہ دور میں محقق علماء قابل اساتذہ اچھے قراء اور علمی انداز میں تقریر کرنے والے مقررین ناپید ہوتے جا رہے ہے جس کی وجہ سے مسلک اہل سنت میں خاص کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ فقیر کی نظر میں اس کمزوری کے اسباب میں سے بڑا سبب دینی مدارس میں معیاری تعلیم کا فقدان ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے امراء اغنیاء متمول اور صاحب ثروت حضرات علم کی ترقی کی طرف توجہ تام سے کام نہیں لیتے وہ اگر روپے خرچ کرتے ہیں قوالی پر نعت خوانی کی محفلوں پر بے نماز قوالوں اور نعت خوانوں پر ہزاروں روپے نچھاور کیئے جاتے ہیں۔ ان کے سروں پر سونے کے تاج سجائے جاتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے کرائے دیئے جاتے ہیں لیکن نتیجہ صفر کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا۔ ساری رات محفل نعت خوانی ہوتی ہے صبح نماز کی چھٹی۔ ایک مستحب امر کی خاطر فرض عین کو ترک کر دیا جاتا ہے اکثر قوال اور نعت خواں داڑھی مونڈے اور بے عمل ہوتے ہیں رات بھر اس قسم کی محفلوں میں بیٹھنے والے کچھ حاصل کیئے بغیر گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ کسی کے عقیدے اور عمل کی اصلاح نہیں ہوتی۔

علاوہ ازیں اہل سنت و جماعت میں جاہل اور نااہل پیروں کی بھرمار بھی مسلک اہل سنت و جماعت کے نقصان کی ذمہ دار ہے۔ وہ روپے جو مدارس دینیہ کی تعمیر و ترقی پر خرچ ہونا چاہیئے تھا وہ ان پیروں کی لمبی لمبی جیبوں میں ایسا چلا جاتا ہے کہ

marfat.com

دریا با بنو شندو آروغ نمی آرند

کئی مدارس ایسے ہیں جن کے ہاں قابل مدرس اس لئے نہیں ہیں کہ وہ ان کو ان کی قابلیت کے مطابق تنخواہ نہیں دے سکتے لیکن ایک جاہل پیر جو ظاہری اور باطنی علوم سے بے بہرہ ہے شاندار پجارو پر گھومتا پھرتا ہے۔ ایک قابل اور محنتی مدرس کو مشکل سے مہینے کے تین چار ہزار روپے ملتے ہیں۔ جبکہ ایسے مقررین جو عربی عبارت پڑھنے کی صلاحیت سے محروم ہیں صرف آواز سریلی ہونے کی بناء پر مہینے میں ساٹھ ستر ہزار روپے کما لیتے ہیں۔ اور کردار کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ بے وضو وعظ کرتے ہیں اور

چوں بہ خلوت می روند آں کار دیگری کنند

کا مصداق ہوتے ہیں۔ ایسے علماء جو فارغ التحصیل ہو کر علمی گفتگو کے شائقین ہوں جو قرآن و حدیث کو بنیاد بنا کر وعظ کرنے کے متمنی ہوں جو علم اور عمل کے پیکر بن کر لوگوں کو متاثر کرنے کے خواہشمند ہوں جن کا مطمع نظر یہ ہو کہ لوگوں تک علم پہنچایا جائے جو

کسب کمال کن کے عزیز جہاں شوی

کو شیوہ بنانے کی دلدادہ ہوں ان نوخیز مقررین کا علمی ذوق و شوق بڑھانے کے لئے فقیر نے "علمی جواہر پارے"

تحریر کی ہے جو میرا ایک مختصر سا حاصل مطالعہ ہے۔

احقر العباد فی الاقطار الجھانی

محمد صدیق ملتانی

marfat.com

سوال نمبر ا۔ وہ کونسے پانچ انسان ہیں جن کا نام ان کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا گیا؟

الجواب ابن ابی حاتم نے عمرو بن مرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا پانچ نبیوں کا نام ان کے عالم وجود میں آنے سے قبل ہی رکھ دیا گیا ہے۔

ا ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم خدا فرماتا ہے۔

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ترجمہ میرے بعد ایک رسول آنے والے ہیں جنکا نام احمد ہے ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

ب حضرت یحیٰ علیہ السلام خدا فرماتا ہے

انا نبشرک بغلام ن اسمہ یحیٰ

ترجمہ اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰ ہے۔

ج حضرت اسحاق و یعقوب علیہما السلام خدا فرماتا ہے۔

فبشرناھا باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب

ترجمہ ہم نے سارہ کو حضرت اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بشارت دی

د حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد خداوندی ہے۔

مصدقا بکلمۃ من اللہ

ترجمہ کلمۃ اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے۔

(ص ۴۲۸ ۔ ۲ الاتقان فی علوم القرآن)

سوال نمبر ۲۔ وہ کون سی ہستی ہے جس نے اپنے بھائی کو ایسا فائدہ پہنچایا کہ کوئی انسان اپنے بھائی کو اس جیسا فائدہ نہیں پہنچا سکتا؟

marfat.com

الجواب حضرت عائشہ صدیقہ عمرے کے لئے جاتے ہوئے کسی اعرابی کے ہاں مقیم تھیں آپ نے سنا کہ ایک شخص پوچھتا ہے کہ دنیا میں کس بھائی نے اپنے بھائی کو سب سے زیادہ نفع پہنچایا ہے اس سوال پر سب خاموش ہو گئے اور کہہ دیا کہ ہمیں اس کا علم نہیں اس نے کہا خدا کی قسم مجھے اس کا علم ہے حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا دیکھو یہ شخص کتنی بیجا جسارت کرتا ہے بغیر انشاء اللہ کے قسم کھا رہا ہے لوگوں نے اس سے پوچھا بتلاؤ اس نے جواب دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی کو اپنی دعا سے نبوت دلوائی میں بھی یہ سن کر دنگ رہ گئی اور دل میں کہنے لگی کہ بات تو اس نے سچ کہی فی الواقع اس سے زیادہ کوئی بھائی اپنے بھائی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

واجعل لی وزیر امن اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری

ترجمہ اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کر دے یعنی میرے بھلائی ہارون کو تو اس سے میری کمر مضبوط کر دے اور اسے میرا شریک کار کر دے۔

ص ۶۲ - ۱۶ تفسیر ابن کثیر)

سوال نمبر ۳۔ وہ کونسے دو بھائی ہیں جو ایک ہی دن پیدا ہوئے اور ایک ہی دن دونوں کی وفات ہوئی لیکن دونوں کی عمروں میں سینکڑوں دنوں کا تفاوت ہے۔

الجواب وہ دونوں بھائی جو ایک ہی دن پیدا ہوئے ایک دن فوت ہوئے پھر ایک سو سال چھوٹا دوسرا سو سال بڑا یہ دونوں بھائی حضرت عزیز اور عزیر ہیں ایک ہی روز دنوں ایک ہی ماں سے پیدا ہوئے اور دونوں کی وفات کا دن بھی ایک ہے لیکن درمیان میں خدا نے اپنی قدرت کاملہ دکھانے کو سو سال تک حضرت عزیر علیہ السلام کو موت کی حالت میں

marfat.com

رکھا سو سال کے بعد پھر زندہ کیا خدا نے ارشاد فرمایا

فاماته اللّٰہ مائة عام ثم بعثه

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے ان پر سو سال تک موت طاری رکھی پھر زندہ فرمایا سو برس کے بعد زندہ ہو کر اپنے گھر گئے اور پھر کچھ دن اور زندہ رہے اس کے بعد آپکی اور آپ کے بھائی کی وفات ایک ہی دن ہوئی اس لئے حضرت عزیز علیہ السلام کی عمر سو سال چھوٹی اور حضرت عزیز کی عمر سو برس بڑی ہو گئی۔ (ص ۱۲۶ احسن)

نوٹ حضرت عزیر علیہ السلام کا مکمل واقعہ ہماری کتاب التنویر میں دیکھو

سوال نمبر ۴۔ وہ کون سا پیغمبر ہے جس کا لقب خطیب الانبیاء ہے

الجواب وہ پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام ہیں جن کا لقب خطیب الانبیاء ہے

سوال نمبر ۵۔ وہ کون سی زمین ہے جس نے صرف ایک مرتبہ آفتاب کو دیکھا؟

الجواب مدین سے واپس آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک فرعون اور فرعونیوں سے مقابلہ اور مخاصمہ کرتے رہے ان کو مختلف معجزات کے ذریعے دین حق کی طرف بلاتے رہے جب حضرت موسیٰ فرعون اور فرعونیوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تو خدا کی بارگاہ میں عرض کی الٰہی مجھے کوئی ایسا طریقہ تعلیم فرما کہ میں بنی اسرائیل کو فرعونیوں سے نجات دلا سکوں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو ایک جگہ جمع کر لو پھر وہاں سے راتوں رات کوچ کر جاؤ اگر فرعون تمہارا پیچھا کر گیا تو میں اس کو ہلاک کر دونگا حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو اس تدبیر سے آگاہ کیا انہوں نے اپنے تمام

marfat.com

قبائل کو اس تدبیر سے آگاہ کر دیا چنانچہ تمام بنی اسرائیل شہر سے باہر ایک میدان میں جمع ہو گئے فرعون نے اس اجتماع کے بارے میں بنی اسرائیل سے پوچھا انہوں نے کہا عاشورہ حضرت آدم کا یوم پیدائش ہے برکت والا دن ہے ہم شہر سے باہر ایک جگہ جمع ہو کر اس دن عید منانا چاہتے ہیں فرعون نے اجازت دے دی بنی اسرائیل نے فرعونیوں سے قیمتی زیورات اور کپڑے عاریتہ لے لئے اور عید کے بہانے شہر کے باہر خیمہ زن ہو گئے رات کے آخری حصے میں حضرت موسیٰ نے کوچ کا حکم دیا حضرت موسیٰ قافلے کے پیچھے اور حضرت ہارون سب سے آگے چلتے چلتے دریائے قلزم کے کنارے پہنچ گئے دریا خوب موجزن تھا دریا کی طغیانی کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے کہ اس دریا کو پار کرنے کے لئے کشتیاں کہاں سے لائیں اس اثنا میں دن بھی کافی چڑھ آیا اور انہوں نے اپنے پیچھے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں سنیں اور یہ فرعون کا مقدمہ الجیش تھا جو بنی اسرائیل کا تعاقب کرتا ہوا آن پہنچا تھا سب حضرت موسیٰ سے کہنے لگے کہ آپ کے وعدے کہاں گئے فرعون ہمارے سر پر آ گیا ہے آگے دریا موجزن ہے پیچھے فرعون کا لشکر جرار ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا مایوسی کا شکار نہ ہو جاؤ اعانت پروردگار میرے ساتھ ہے وہ ضرور اس مشکل میں مدد فرمائیگا اتنے میں حضرت موسیٰ کو وحی آئی کہ دریا میں اپنا عصا مارو آپ نے اپنا عصا دریا پر مارا تو بارہ قبیلوں کی تعداد کے مطابق دریا میں بارہ راستے پیدا ہو گئے دریا کا پانی دیواروں کی شکل میں کھڑا ہو گیا حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے گزرنے کو کہا لیکن وہ ضعیف الاعتقاد ہونے کی بنا پر ہمت نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دریا میں جائیں اور پانی کی دیواریں آپس میں مل جائیں سب سے پہلے حضرت یوشع نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالا بعد ازاں حضرت ہارون نے پھر تمام بنی اسرائیل دریا میں اتر گئے خدا نے آفتاب اور ہوا کو حکم دیا انہوں نے بارہ راستوں کو خشک کر دیا دریا کے وسط میں پہنچے تو انہوں نے کہا موسیٰ ہمارے وہ بھائی جو دوسرے راستوں پر چل رہے ہیں نہ جانے سلامتی کے ساتھ جا رہے ہیں یا ڈوب گئے ہیں اس پر حضرت موسیٰ نے دعا مانگی تو خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے پانی کی دیواروں میں بڑے بڑے سوراخ کر دئے جن سے یہ اپنے

marfat.com

بھائیوں کو دیکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ دریا کو عبور کر گئے اسی اثنا میں فرعون کا لشکر بھی دریا کے کنارے پہنچ گیا اور دریا میں راستے بنے دیکھ کر حیران ہو گیا اور اپنے لشکر سے کہا دیکھو میرا اقبال کہ دریا میرے لئے پھٹ گیا ہے تاکہ میں اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو پکڑ سکوں اگر یہ بنی اسرائیل غرق ہو جاتے تو میرے سارے کام معطل ہو کر رہ جاتے لیکن دل میں خوفزدہ تھا کہ دریا پر اعتماد کلی نہیں کیا جا سکتا ہو سکتا ہے کہ ہم راستوں میں داخل ہوں تو پانی مل جائے اور ہم غرق ہو جائیں فرعون کے وزیر ہامان نے بھی مشورہ دیا کہ دریا کو کشتیوں کے ذریعے پار کیا جائے اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام ایک گھوڑی پر سوار فرعون کے گھوڑے کے سامنے نمودار ہوئے جب فرعون کے گھوڑے نے گھوڑی کو دیکھا تو پیچھے ہو لیا آگے آگے حضرت جبریل اس کے پیچھے فرعون اور بعد ازاں سارے فرعونی دریا میں داخل ہو گئے کیونکہ سب سے آخر میں حضرت میکائیل گھوڑے پر سوار ہو کر آواز دے رہے تھے کہ اپنے آگے والے ساتھیوں سے مل جاؤ جب سارا فرعون لشکر دریا میں داخل ہو گیا خدا نے پانی کی دیواروں کو ملنے کا حکم دے دیا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون بمعہ اپنے لشکر کے غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل دریا کے دوسرے کنارے کھڑے یہ سارہ منظر دیکھ رہے تھے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرعون اور فرعونیوں پر خدا کا عذاب مصر میں نازل کیوں نہ ہوا دریائے قلزم میں کیوں غرق کر دیا گیا اس کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ

(ص ۲۳۴۔ا تفسیر عزیزی)

فرعون نے خدائی کے دعوے سے قبل ایک مکان بنایا تھا اور اس کے بیرونی دروازے پر بسم اللہ لکھی تھی جب خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے تبلیغ اسلام کی تو اس نے انکار کر دیا اور آپ کی تبلیغ کو قبول نہ کیا حضرت موسیٰ نے فرعون کی ہلاکت کی دعا مانگی وحی آئی اے موسیٰ یہ ہے تو اسی قابل کہ اسے ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کے دروازے پر بسم اللہ لکھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب سے بچا ہوا ہے اسی وجہ سے فرعون پر گھر میں عذاب نہ آیا بلکہ وہاں سے نکال کر دریا میں ڈبویا گیا

(ص ۸۷۔ا تفسیر کبیر)

marfat.com

ب مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی قبریں تھیں ان اولیاء کرام کی قبور کی برکت مانع تھی کہ مصر میں فرعون پر خدا کا عذاب نازل ہو اس لئے عذاب کے وقت اسے مصر سے نکال کر دریا میں غرق کر دیا گیا

ج ایک مرتبہ جبریل امین فرعون کے پاس آئے اور کہا اے بادشاہ میرا ایک غلام ہے جس کو میں نے اپنے غلاموں کا سردار بنایا ہوا ہے اور اپنے خزانوں کی کنجیاں اسکے حوالے کی ہوئی ہیں لیکن وہ میرے دوستوں سے دشمنی اور دشمنوں سے دوستی رکھتا ہے فرعون نے کہا بہت برا غلام ہے اگر میرا غلام ایسا ہوتا تو میں اسے دریائے قلزم میں غرق کر دیتا حضرت جبریل نے کہا اے بادشاہ یہ بات لکھدو فرعون نے لکھ دیا کہ جو غلام اپنے مالک کی مخالفت کرے اسکے دوست سے دشمنی اور دشمن سے دوستی کرے اسے بحر قلزم میں غرق کر دیا جائے جبریل امین نے کہا اے بادشاہ اس پر مہر بھی کر دو فرعون نے مہر بھی کر دی اور جبریل کو وہ مہر شدہ تحریر دے دی جب فرعون قلزم میں غرق ہونے لگا تو جبریل نے اسے اس کی تحریر دکھا دی اور کہا کہ یہ خود تیرا فتویٰ ہے جو غلام مالک کا مخالف ہو اسے دریائے قلزم میں غرق کر دیا جائے تو اپنے مالک حقیقی کا مخالف ہے لہٰذا تیرے فتویٰ کے مطابق آج تجھے دریائے قلزم میں غرق کیا جاتا ہے

(ص ۷۷-۳-۸ تفسیر الجامع لاحکام القرآن ص ۱۳۳-۴ شعب الایمان)

دریائے قلزم میں جو اعصائے موسیٰ کے مارنے سے بارہ راستے پیدا ہوئے ان کی زمین وہ تھی جس نے صرف ایک مرتبہ آفتاب دیکھا بعد ازاں قیامت تک وہ زمین سورج نہ دیکھے گی

سوال نمبر ۶۔ اہل جنت جنت میں کھائینگے اور پیئں گے لیکن بول و براز نہ کریں گے کیا دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے اگر ہے تو کونسی؟

marfat.com

الجواب خالد بن یزید ایک مرتبہ پھرتے پھراتے ایک جزیرہ میں آ نکلے وہاں دیکھا کہ ایک جگہ لوگ جمع ہیں ایک آدمی سے اس اجتماع کی وجہ دریافت کی اس نے کہا ہمارے مذہبی رہنما ہرروز ایک مرتبہ آتے ہیں اور ہمیں دینی مسائل بتاتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا میں بھی اس کی محفل میں بیٹھ کر کچھ باتیں سنوں جن سے مجھے فائدہ ہو میں اس پادری کے قریب ہو گیا اس نے مجھے دیکھ کر کہا تیرا یہاں کیا کام ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا امتی ہے حضرت خالد کہتے ہیں میں نے کہا ہاں واقعی میں محمدی ہوں اس پادری نے پوچھا امت محمدی کے علماء سے ہو یا جہلاء سے میں نے کہا نہ علماء سے نہ جہلاء سے اس پادری نے سوال کیا کہ تمہاری کتاب میں ہے کہ اہل جنت جنت میں کھائیں گے پئیں گے لیکن پیشاب نہ کریں گے میں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے اس نے کہا دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے میں نے کہا اس کی مثال یہ ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں صبح و شام خدا کا رزق کھاتا ہے لیکن بول و براز نہیں کرتا

(ص ۱۲۰ ۔ ۵ ابن عساکر)

سوال نمبر ۷ ۔ جنتی لوگ جنت کی نعمتیں استعمال کریں گے لیکن وہ نعمتیں کم نہ ہوں گی دنیا میں اس کی کوئی مثال پیش کی جائے؟

الجواب حضرت خالد بن یزید کہتے ہیں پھر اس پادری نے سوال کیا کہ تمہارا خیال ہے کہ جنتی کھائیں گے پئیں گے لیکن اس کے باوجود جنت کی نعمتیں کم نہ ہونگی اس کی کوئی مثال دنیا میں ہے کہا اسکی مثال یہ ہے ایک آدمی کو خدا نے کتاب و حکمت کا علم دیا ہے اور وہ لوگوں کو یہ علم سکھاتا ہے اگر ساری مخلوق بھی اس سے وہ علم حاصل کرے تو بھی اس کے علم میں کمی نہ ہوگی۔

(ص ۱۲۰ ۔ ۵ ابن عساکر)

marfat.com

سوال نمبر۸۔ انسان کا نام انسان کے جسم کے کس حصے میں رہتا ہے

الجواب ہر انسان کا نام اس کے کان میں رہتا ہے۔

(ص ۱۱۱ روض الریاحین)

سوال نمبر۹۔ وہ کونسی بے جان چیز ہے جو سانس لیتی ہے

الجواب وہ صبح ہے جو بے جان ہے لیکن سانس لیتی ہے خدا تعالی ارشاد فرماتا ہے
والصبح اذا تنفس ترجمہ قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے

سوال نمبر۱۰۔ ہر چیز پہلے چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑی ہو جاتی ہے لیکن ایک چیز ہے جو پہلے بڑی ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے وہ کونسی چیز ہے۔

الجواب یہ صدمہ اور غم ہے جو شروع میں زیادہ ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ کم ہوتا جاتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ختم ہو جاتا ہے

سوال نمبر ۱۱ما ابعد الاشیاء وما اقرب الا شیاء وما آنس الا شیاء وما اوحش الاشیاء وما القائمان وما المختلفان و ما المتباغضان

ترجمہ تمام چیزوں سے دور کونسی چیز ہے ؟ تمام چیزوں سے قریب کونسی چیز ہے ؟ تمام چیزوں سے زیادہ کس چیز سے محبت ہے؟ تمام چیزوں سے زیادہ وحشتناک کونسی چیز ہے ؟ دو

marfat.com

قائم چیزیں کونسی ہیں ؟ وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں اختلاف ہے وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں آپس میں بغض ہے ؟

الجواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آسمان سے حضرت داؤد علیہ السلام پر ایک مہر شدہ کتاب نازل ہوئی جس میں کچھ سوالات تھے کہا گیا اپنے بیٹے حضرت سلیمان سے ان سوالات کے جوابات پوچھو اگر وہ ان سوالات کے جوابات صحیح دے دے تو وہ تیرے بعد خلیفہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے ستر پادریوں اور ستر عالموں کو بلایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کے سامنے بٹھایا اور فرمایا بیٹا آسمان سے ایک کتاب نازل ہوئی ہے جس میں کچھ سوالات ہیں مجھے حکم ہوا کہ میں یہ سوالات تم سے پوچھوں اگر تم ان کے جوابات درست دینے میں کامیاب ہو گئے تو تم میرے بعد خلیفہ ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کی یا نبی اللہ سوالات دریافت فرمایئے وما توفیقی الا باللہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے بیٹا

ما ابعد الاشیاء یعنی تمام چیزوں سے دور کونسی چیز ہے آپ نے جواب دیا وہ دنیا جو ایک دفعہ ہاتھ سے نکل جائے پھر پوچھا ما اقرب الاشیاء یعنی تمام چیزوں سے قریب کونسی چیز ہے فرمایا یہ آخرت ہے پھر سوال ہوا ما آنس الاشیاء تمام چیزوں سے زیادہ محبت کی باعث کونسی چیز ہے فرمایا جسم جبکہ اس میں روح موجود ہو پھر پوچھا گیا ماا روحش الاشیاء تمام چیزوں سے زیادہ وحشتناک چیز کونسی ہے فرمایا انسانی بدن جب کہ اس سے روح نکل جائے پھر پوچھا ما القائمان دو قائم چیزیں کونسی ہیں فرمایا وہ زمین و آسمان ہیں پھر دریافت کیا گیا ما المختلفان وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں اختلاف ہے فرمایا وہ دن اور رات ہیں پھر سوال ہوا وما المتباغضان وہ کونسی دو چیزیں ہیں جن میں آپس میں بغض ہے فرمایا وہ موت و حیات ہے کیونکہ موت زندگی کو پسند نہیں کرتی اور زندگی موت کو ناپسند کرتی ہے پھر پوچھا گیا وہ کونسی کیفیت ہے کہ جب انسان پر وارد ہوتی ہے تو دوسرے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا وہ غصے کی حالت میں حلم طاری ہونا ہے پھر پوچھا گیا وہ کونسی کیفیت ہے کہ جب انسان

marfat.com

پر طاری ہوتی ہے تو دوسرے لوگ اس کی مذمت کرتے ہیں فرمایا غصے میں اضافہ ہو جاتا آپ کے سارے جوابات درست نکلے پادریوں اور عالموں نے کہا ہم راضی نہیں جب تک ہمارا بھی ایک سوال حل نہ کریں اگر ہمارا سوال حل کر دیں تو آپ کے بعد وہ خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا پوچھو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی فرمایا پوچھو وما توفیقی الا باللہ ان علماء نے سوال کیا وہ کونسی شے ہے کہ جب وہ درست ہو جائے تو ہر چیز درست ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا وہ انسانی قلب ہے کہ یہ درست ہو جائے تو کل شے درست ہو جاتی ہے اور اگر اس میں فساد آ جائے تو ہر شے میں فساد آ جاتا ہے پس آپ خلیفہ بنائے گئے۔ (ص ۲۵۴۔۶ ابن عساکر)

سوال نمبر ۲۱ وہ کونسا خوش قسمت انسان ہے جس کا ہاتھ اس سے بیس سال پہلے جنت میں پہنچ گیا؟

الجواب وہ حضرت زید بن صوحان ہے جن کے بارے میں نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

من سرہ ان ینظر الی من یسبقہ بعض اعضائہ الی الجنۃ فلینظر الی زیدبن صوحان

(ص ۶۳۱ ابن عساکر)

ترجمہ جو کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرے جس کے اعضاء کا بعض حصہ اس سے پہلے جنت میں چلا جائے وہ زید بن صوحان کو دیکھ لے

یہ نہاوند کی جنگ میں شریک تھے لڑتے ہوئے ان کا بایاں ہاتھ کٹ گیا اس کے بعد یہ بیس سال زندہ رہے اور جنگ جمل میں حضرت علی کے لشکر میں شامل ہو کر شہید ہوئے اور شہید ہونے سے پہلے انہوں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس نے اشارہ کیا میری طرف آ جاؤ پھر زید بن صوحان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امیر المومنین میں اپنے اس ہاتھ سے ملنے والا ہوں چنانچہ بعد میں حضرت زید بن صوحان شہید

marfat.com

ہو گئے

(ص ۱۴۔ ۶ ابن عساکر)

سوال نمبر ۱۳۱۔ حضور علیہ السلام سے پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے وہ کونسا نبی تھا جس کو حضور کے صحابہ نے دفن کیا؟

الجواب حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ جب ہم نے قلعہ تستر فتح کیا تو ہرمزان کے گھر کے مال و متاع میں ایک تخت پایا جس پر ایک آدمی کی میت رکھی تھی اور اس کے سر کے قریب ایک مصحف تھا ہم نے وہ مصحف اٹھا کر حضرت عمر کی طرف بھیج دیا حضرت عمر نے حضرت کعب کو بلایا انہوں نے اس کو عربی میں لکھدیا عرب میں پہلا آدمی ہوں جس نے اس کو پڑھا میں نے اسے قرآن کی طرح پڑھا ابو خالد بن دینار کہتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے کہا اس صحیفہ میں کیا تھا انہوں نے کہا تمہارے احوال و امور اور تمہارے کلام کے لہجے اور آئندہ ہونے والے واقعات میں نے کہا تم اس آدمی کا کیا کیا انہوں نے جواب دیا ہم نے دن کے وقت متفرق طور تیرہ قبریں کھودیں جب رات آئی تو ہم نے انہیں دفن کر دیا اور تمام قبروں کو برابر کر دیا تاکہ وہ لوگوں سے مخفی رہیں اور انہیں قبر سے نکالنے نہ پائیں میں نے کہا ان سے لوگوں کی کیا امیدیں تھیں انہوں نے کہا جب بارش رک جاتی تھی تو لوگ ان کے تخت کو باہر لے آتے تھے تو بارش ہو جاتی تھی میں نے کہا تم اس مبارک آدمی کے متعلق کیا گمان رکھتے تھے وہ کون ہے انہوں نے کہا انہیں دانیال کیا جاتا تھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی امت دفن کرے جب ابو موسیٰ اشعری نے تستر فتح کیا تو انہوں نے ان کے تابوت کو اس حال میں پایا کہ ان کے تمام بدن اور گردن کی رگیں برابر چل رہی تھیں۔

marfat.com

(ص ۱۴۱، ۱۴۰ - ۲ البدایہ والنہایہ)

سوال نمبر ۱۴ خدا تعالیٰ کے عرش کو اٹھانے والے فرشتے ہیں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ان فرشتوں کو عرش بوجھل محسوس ہونے لگتا ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے یہ دونوں وقت کونسے ہیں؟

الجواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے پوچھا گیا کیا کبھی عرش اپنے اٹھانے والوں پر بوجھل ہوا ہے حضور نے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ اپنے اٹھانے والوں پر بوجھل ہو جاتا ہے پوچھا گیا کس وقت فرمایا جب مشرکین شرک کا ارتکاب کرتے تو خدا تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے اور عرش اپنے اٹھانے والوں پر بوجھل ہو جاتا ہے پھر جب میرا کوئی امتی **اشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ** پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور عرش اپنے اٹھانے والوں پر ہلکا ہو جاتا ہے اور عرش اٹھانے والے فرشتے خدا سے دعا کرتے ہیں الٰہی کلمہ شہادت پڑھنے والوں کو بخش دے

(ص ۲۲۴ - ۷ تہذیب تاریخ دمشق)

سوال نمبر ۱۵ بعض اوقات انسان بات کرتے کرتے بھول جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کیا وجہ ہے کہ انسان بات کرتا کرتا کوئی بات بھول جاتا ہے پھر اچانک اسے بات یاد آ جاتی ہے حضرت علی نے فرمایا ہاں میں نے رحمت عالم سے سنا فرماتے تھے ہر دل

marfat.com

کے لئے چاند کے بادل کی طرح بادل ہوتا ہے پھر جیسے چاند پر بادل آکر اس کی روشنی مٹا دیتا ہے اور جو جب جاتا ہے تو چاند پھر روشن ہو جاتا ہے اسی طرح انسان کے ذہن پر اثنائے گفتگو میں بادل چھا جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے اور جب ہٹ جاتا ہے تو اسے بات یاد آجاتی ہے۔

(ص ۵۳ کتاب الروح)

سوال نمبر ۱۶۔ میری معلومات کے مطابق دنیا کے سات قبرستان ہیں جن سے قیامت کے دن ستر ستر ہزار ایسے لوگ اٹھیں گے جن سے حساب نہ لیا جائیگا وہ کون کونسے قبرستان ہیں؟

الجواب ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جنت المعلّٰی کے قبرستان میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اس جگہ سے ستر ہزار لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہونگے اور ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرائے گا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہونگے۔

(ص ۲۸۴۔ اشفاء الغرام)

۲۔ حضرت ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں میں رسول خدا کے ساتھ جنت البقیع میں گئی آپ نے فرمایا اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے انکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہونگے

(ص ۸۸۶۔ ۳ وفاء الوفا)

۳ شام کے شہر دمشق کے قبرستان باب الفرادیس سے ستر ہزار شہداء بغیر حساب جنتی ہونگے ان میں سے ہر آدمی ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔

(ص ۲۶۴۔ ۱ تاریخ دمشق)

۴ کوفہ کے ایک بزرگ جن کا نام عمر تھا کہتے ہی کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کوفہ سے

marfat.com

ستر ہزار لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہونگے اس لئے مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں مر کر کوفہ میں دفن کیا جاؤں۔

(ص ۱۹۰۔ ۱۲ تاریخ بغداد)

شام کے شہر حمص سے ستر ہزار لوگ بلا حساب داخل جنت ہونگے

(ص ۲۷۴۔ ۱۲ کنز العمال)

۶ عسقلان سے ستر ہزار لوگ بلا حساب داخل جنت ہونگے

(ص ۱۹۰۔ ۱۲ کنز العمال)

۷ کربلا سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے

(ص ۶۷۲۔ ۱۳ کنز العمال)

سوال نمبر ۱۷۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بال سفید ہوئے اس کا سبب کیا ہوا

الجواب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے کسی کے بال سفید نہ ہوئے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس زمانے میں اگر ماں باپ اور بیٹا ایک ہی مجلس میں ہوتے تو آنے والے کو پتہ نہ چلتا تھا کہ باپ کون ہے اور بیٹا کون ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعا کی الہیٰ کوئی ایسی نشانی بنا دے جس سے باپ بیٹے میں تمیز ہو سکے پس سب سے پہلے آپ کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔

(ص ۱۵۶۔ ۲ ابن عساکر)

سوال نمبر ۱۸۔ خدا تعالیٰ کا ایک قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو جاتا ہے دائمی عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے وہ قلعہ کونسا ہے۔

marfat.com

الجواب حضرت امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم خچر پر سوار ہو کر اتفاق سے نیشا پور پہنچے آپ کے چہرہ مبارک پر نقاب ..... پڑی تھی جس وقت نیشا پور کے بازار میں آپ کی سواری پہنچی تو امام ابو زرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی آپ سے آکر ملے ان دونوں محدثوں کے ساتھ کئی ہزار طالبین حدیث اور سامعین تھے ان حضرات نے جب امام علی بن موسیٰ کاظم کی سواری آتے دیکھی دوڑ کر جناب کی رکابیں پکڑ لیں اور عرض کیا اے سید السادات ابن السادات لِلّٰہ ہمیں اپنا جمال ایک نظر دکھا دیجئے یہ کلام سن کر امام علی بن موسیٰ کاظم نے چہرہ مبارک سے نقاب اٹھایا پھر آپ سے مطالبہ کیا گیا کہ کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جس کی سب سندیں آپ کے خاندان سے ہوں آپ نے فرمایا میں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم سے سنا انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق سے سنا انہوں نے اپنے والد امام باقر سے سنا انہوں نے اپنے والد زین العابدین سے سنا انہوں نے اپنے والد ماجد امام حسین سے سنا انہوں نے اپنے والد ماجد علی المرتضیٰ سے سنا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا انہوں نے جبریل امین سے سنا انہوں نے حق تبارک و تعالیٰ سے سنا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **لا الہ الا اللّٰہ حصنی فمن قالھا دخل حصنی وامن من عذابی**

ترجمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ جس نے یہ کلمہ پڑھا میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور میرے عذاب سے نجات پا گیا

یہ حدیث بیان فرما کر آپ نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لی جس وقت آپ یہ حدیث بیان فرما رہے تھے تو ایک مخلوق الٰہی آپ کی اس حدیث کو لکھ رہی تھی بعد میں لکھنے والوں کا شمار کیا گیا تو وہ بیس ہزار لوگ تھے۔

(ص ۲۰۵ الصواعق المحرقہ، ص ۸۲۔ ۲ ابن عساکر، تاریخ آثار الاول)

امام قیری نے لکھا کہ فارس کے شہر سامانہ کے حاکم نے اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھا اور بڑی تعظیم اور محبت سے اسے اپنے پاس رکھا اس کے مرنے کے بعد اسے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہو کیا گزری اس نے کہا خدا تعالیٰ نے مجھے بخش دیا

marfat.com

سوال نمبر۱۹۔ وہ کونسے تین حبشی ہیں جو جنتی ہے

الجواب حضور علیہ السلام نے فرمایا اہل حبشہ کو لازم کر لو ان میں سے تین آدمی جنت کے سرداروں میں سے ہیں حضرت بلال۔ حضرت لقمان اور نجاشی

(ص ۳۱۴۔ ۳ ابن عساکر)

سوال نمبر۲۰۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں وہ کون کونسی چیزیں ہیں ؟

الجواب عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قال اربع لا یشبعن من اربع عین من نظر وارض من مطر وانثی من ذکر و عالم من علم

(ص ۳۶۱۔ ۳ تہذیب)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں آنکھ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے اور عالم علم سے

سوال نمبر۲۱۔ حضور علیہ السلام کا وہ کون سا خوش قسمت امتی ہے جس نے سات دن میں قرآن حفظ کیا ہے؟

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی حضرت امام اعظم کے پاس فقہ پڑھنے گئے تو امام اعظم نے فرمایا فقہ سیکھنے کے لئے قرآن کا حفظ ہونا ضروری ہے حضرت امام محمد سات دن تک

marfat.com

غیب رہے پھر اپنی والدہ کے ساتھ امام اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں نے قرآن حفظ کر لیا ہے

(مقدمہ کتاب الآثار)

سوال نمبر ۲۲۔ وہ کون سا حافظ الحدیث ہے جس کو کتابوں کے بھرے ہوئے تیرہ صندوق زبانی یاد تھے

الجواب یہ امام انباری نحوی تھے جن کو کتابوں کے تیرہ صندوق زبانی یاد تھے

(ص ۵۸۴۔ ۳ تذکرۃ الحفاظ)

سوال نمبر ۲۳۔ وہ کونسا حافظ الحدیث جس کے جنازے کے منظر کو دیکھ کر بیس ہزار یہود و نصاریٰ مسلمان ہو گے۔؟

الجواب جب حضرت امام احمد بن حنبل کی وفات ہوئی تو آٹھ لاکھ مردوں اور ساٹھ ہزار عورتوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور آپکے جنازے کے اس منظر کو دیکھ کر بیس ہزار یہود و نصاریٰ مسلمان ہو گئے

(ص ۳۱۔ ازرقانی) (ص ۴۹، ۴۸۔ ۲ تہذیب)

سوال نمبر ۲۴ وضو اور تیمم کے لئے صرف پانی اور مٹی کیوں مقرر ہوئے؟

الجواب حضرت آدم علیہ السلام کے وجود کی تیاری میں دو چیز استعمال ہوئیں ایک مٹی دوسری پانی اسی لئے انسان کی ظاہر طہارت کے لئے بھی دو ہی چیزیں استعمال ہوتی ہیں

marfat.com

پانی دستیاب ہو تو اس سے وضو کر لیا جائے اگر پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کر لیا جائے

سوال نمبر ۲۵۔ سورۃ نساء کی وہ کونسی چار آیات ہیں جو مومن کے لئے ساری دنیا سے بہتر ہیں۔

الجواب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کے لئے سورہ نساء کی چار آیات ساری دنیا سے افضل ہیں وہ آیات یہ ہیں

ا ۔ ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللّٰہ فقد افتری اثما عظیما

ترجمہ بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس نے خدا کے ساتھ شرک کیا بے شک اس نے بڑا گناہ گھڑ کیا

ب ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤت فاستغفر واللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما

ترجمہ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

ج ان تجتنبو کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما

ترجمہ اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے روز گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے

د ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفورا رحیما

ترجمہ اور جو کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو

marfat.com

بخشنے والا مہربان پائے۔

سوال نمبر۲۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو خط لکھا تو تسمیہ کی بجائے اپنے نام سے ابتداء کیوں کی؟

الجوب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو خط لکھا تو ابتدا یوں کی

انہ من سیلمان وانہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اپنے نام سے ابتداء کی وجہ یہ تھی کہ بلقیس اس وقت کافرہ تھی اگر حضرت سلیمان خدا کے نام سے ابتدا کرتے تو ممکن تھا اپنے کفر کی بنا پر خدا کی شان میں گستاخی کر دیتی حضرت سیلمان نے اپنا نام پہلے لکھا تا کہ اگر بلقیس کچھ نازیبا کلام کرتے تو میرے بارے میں کرے خدا کی ذات اس سے محفوظ رہے

(تفسیر روح المعانی ص ۱۹۵۔ ۱۰)

سوال نمبر۲۷۔ کیا وجہ ہے کہ درود ہمیشہ خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے؟

الجواب امام رازی نے فرمایا درود بندوں کا فعل نہیں یہ خدا کا فعل ہے ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی اور ہماری درود خوانی یہ ہے کہ ہم اپنے مالک حقیقی کے فعل کی تائید کرتے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں یا اپنے رب العزت کی صلوۃ رسانی کا اپنی زبان میں ذکر کرتے ہیں جب درود انسان کا اپنا فعل نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے تو ایسے فعل کی نامنظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ درود ہمیشہ مقبول ہو گا۔

سوال نمبر۲۸۔ انسان کو خدا نے چار طریقوں سے پیدا کیا وہ طریقے کون

marfat.com

کونسے ہیں؟

الجواب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے انسان کو چار طریقوں سے پیدا کیا

ا ۔ عورت اور مرد کے وسیلے کے بغیر جیسے حضرت آدم علیہ السلام

ب ۔ عورت کے وسیلہ کے بغیر جیسے حضرت حوا سلام اللہ علیہا

ج مرد کے وسیلے کے بغیر جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

د ۔ عورت اور مرد کے وسیلے سے جسے عام انسان

(ص ۲۴۔۱۶ ابن کثیر)

سوال نمبر۲۹۔ حضرت عزیز علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کیوں کہا گیا۔

الجواب جب قوم عمالقہ کے لوگ بنی اسرائیل پر غالب آ گئے ان کے علماء کو قتل کر دیا اور ان کے رئیسوں کو قید کر لیا تو حضرت عزیر علیہ السلام علم کے اٹھ جانے سے اور علماء کے قتل ہونے سے اور بنی اسرائیل کی تباہی سے سخت رنجیدہ ہوئے اب جو رونا شروع کیا تو آنکھوں سے آنسو تھمتے ہی نہ تھے روتے روتے پلکیں بھی جھڑ گئیں ایک دن اسی طرح روتے روتے ایک میدان سے گزرے دیکھا کہ ایک عورت ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی ہے اور کہہ رہی ہے ہائے اب میرے کھانے کا کیا ہو گا میرے کپڑوں کا کیا ہو گا آپ اس کے پاس ٹھہر گئے اور اس سے فرمایا اس شخص سے پہلے تجھے کون کھلاتا تھا اور کون پہناتا تھا اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ تو اب بھی زندہ ہے باقی ہے اس پر موت آنے کی نہیں یہ سن کر اس عورت نے کہا اے عزیر پھر تم یہ بتلاؤ کہ بنی اسرائیل سے پہلے علماء کو علم کون سکھاتا تھا آپ نے فرمایا اللہ اس نے کہا پھر آپ یہ رونا دھونا لیکر کیوں بیٹھے ہیں آپ کی سمجھ میں آ گیا یہ جناب باری تعالیٰ کی طرف سے آپ کو

marfat.com

تنبیہہ ہے پھر آپ سے فرمایا گیا کہ فلاں نہر پر جا کر غسل کرو وہیں دو رکعت نماز ادا کرو وہاں تمہیں ایک شخص ملیں گے وہ جو کچھ کھلائیں کھالو چنانچہ آپ وہیں تشریف لے گئے نہا کر نماز ادا کی دیکھا کہ ایک شخص ہے جو کہہ رہا ہے منہ کھولو آپ نے منہ کھولدیا تو انہوں نے تین مرتبہ کوئی بڑی سی چیز آپ کے منہ میں ڈال دی اسی وقت خدا تعالیٰ نے آپ کا سینہ کھولدیا اور آپ تورات کے سب سے بڑے عالم بن گئے بنی اسرائیل میں گئے ان سے فرمایا میں تمہارے پاس تورات لایا ہوں انہوں نے کہا آپ ہم سب کے نزدیک سچے ہیں آپ نے اپنی انگلی کے ساتھ قلم باندھ کر پوری تورات لکھ ڈالی ادھر لوگ لڑائی سے لوٹے ان میں ان کے علماء بھی واپس آئے تو انہیں عزیر علیہ السلام کی اس بات کا علم ہوا یہ گئے اوپر پہاڑوں اور غاروں میں جو تورات کے نسخے چھپا آئے تھے وہ نکال لائے اور ان نسخوں سے حضرت عزیر علیہ السلام کے لکھائے ہوئے نسخے کا مقابلہ کیا تو بالکل صحیح پایا اس پر بعض جاہلوں کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا دیا کہ آپ اللہ کے بیٹے ہیں

(ص ۷۴ - ۱۰ ابن کثیر)

سوال نمبر ۳۰ - بلی کی شکل شیر کی طرح کیوں ہے؟

الجواب

ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب تمام مویشی اپنی کشتی میں سوار کر لئے تو لوگوں نے کہا کہ شیر کی موجودگی میں یہ مویشی کیسے آرام سے رہ سکیں گے پس اللہ تعالیٰ نے اس پر بخار ڈال دیا اس سے پہلے زمین پر یہ بیماری نہ تھی پھر لوگوں نے چوہے کی شکایت کی کہ ہمارا کھانا اور دیگر چیزیں خراب کر رہے ہیں تو خدا کے حکم سے شیر کی پیشانی پر انگلی لگائی اس سے بلی کا جوڑا نکلا اور چوہوں کی طرف لپکا چونکہ بلی شیر کی چھینک کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے اس لئے اس کی شکل شیر جیسی ہے

marfat.com

(ص ۱۵۔ ۱۰ ابن کثیر)

سوال نمبر ۳۱۔ وہ کونسی بے جاں چیز ہے جس نے چالیس روز تک کعبہ کا طواف کیا؟

الجواب وہ چیز جو بے جان تھی اس پر حج فرض نہ تھا پھر اس نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا وہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تھی

(ص ۱۱۱ روض الریاحین)

سوال نمبر ۳۲۔ شیطان اذان کی آواز سن کر کیوں بھاگ جاتا ہے؟

الجواب شیطان اذان کے کلمات سن کر اس لئے بھاگ جاتا ہے کہ کلمات اذان جب صاف ستھری ذات سے نکلتے ہیں تو جہاں تک آواز پہنچتی ہے تمامی فضا ان کے نور سے لبریز ہو جاتی ہے چونکہ نور میں خنکی ہے اور شیطان آگ کے شعلہ سے پیدا ہوا ہے اور خنکی اور آگ میں ضد ہے اس لئے اس کا بھاگنا ایسا ہے جیسے روشنی سے تاریکی کا بھاگنا یہی وجہ ہے کہ جنات کو دوزخ میں آگ کا عذاب نہ دیا جائیگا کیونکہ وہ تو ان کی طبیعت ہے کہ ان کی پیدائش ہی آگ سے ہوئی ہے اور طبعی چیز سے تکلیف نہیں ہوا کرتی لہٰذا ان کو سردی اور زمہریر کا عذاب دیا جائیگا جنات دنیا میں بھی خنکی سے ڈرتے ہیں حتی کہ موسم گرما میں بھی ٹھنڈی ہوا ان کے لئے اندیشہ ناک ہے اور ٹھنڈی ہوا میں بھاگ جاتے ہیں

(ص ۲۰۴۔ ۱ بریز)

سوال نمبر ۳۳۔ وہ کون کونسے آدمی ہیں جنہوں نے تمام ربع مسکون پر حکومت کی ہے؟

marfat.com

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے تمام دنیا کی سلطنت دو مومنوں اور دو کافروں کو ملی مومنوں میں حضرت سیلمان علیہ السلام اور حضرت ذوالقرنین ہیں اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر ہیں

(ص ۴۲۴۔ ۲ الاتقان)

سوال نمبر ۴۳۔ تنزیل القرآن کے کتنے اور کونسے طریقے ہیں؟

الجواب تنزیل کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے صورت بشری سے صورت ملکی میں منتقل ہو کر اسے جبریل سے اخذ کیا اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فرشتہ انسان کی شکل میں منتقل ہو کر آیا تاکہ رسول خدا اس سے اخذ کریں اور جوینی کا قول ہے کلام منزل کی دو قسمیں ہیں ایک قسم تو یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے جبریل سے فرمایا کہ تم جس نبی کے پاس بھیجے جاتے ہو اس سے کہنا کہ خدا فرماتا ہے تم ایسا ایسا کرو اور خدا نے فلاں فلاں بات کا حکم دیا پھر جبریل نے اپنے پروردگار کا کہنا سمجھ لیا اور اس کے بعد انہوں نے نبی پاک کو اس بات پر مطلع کیا اور جو کچھ خدا نے فرمایا تھا وہ ان سے کہ دیا لیکن جبریل کی عبارت بجنسہ وہی خدا کی عبارت نہ تھی اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک بادشاہ کسی اپنے معتمد کو حکم دے تو فلاں سردار سے یوں کہہ آ کہ بادشاہ تجھے ادائے خدمت میں کوشش کرنے اور اپنی فوج جنگ کے لیے تیار رکھنے کا حکم دیتا ہے اور پھر یہ قاصد اس امیر سے جا کر یوں کہے بادشاہ سلامت آپ کو پیام دیتے ہیں کہ ان کی خدمت میں سستی اور غفلت نہ فرمایئے اپنی فوج کو منتشر نہ ہونے دیجئے اور ان کو غنیم سے مقابلہ کرنے کی ترغیب دلاتے رہیئے تو ہرگز وہ قاصد جھوٹا نہ ٹھہرایا جائیگا اور نہ اپنی پیام رسانی کے ادا کرنے میں کمی کرنے کا مرتکب تصور کیا جائیگا۔

دوسری قسم تنزیل کہ وہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے جبریل سے فرمایا تم یہ کتاب نبی کو پڑھ کر

marfat.com

سناؤ پھر جبریل خدا تعالیٰ کا کچھ کلام لے کر نازل ہوئے جس میں انہوں نے ذرا بھی تغیر نہیں کیا جیسے کوئی بادشاہ ایک تحریر لکھ کر کسی امین کے سپرد کر دے اور حکم دے کہ اسے فلاں شخص کو پڑھ کر سنا آؤ تو اب وہ قاصد اس پیام کا کوئی حرف بدل نہیں سکتا پہلی قسم میں سنت کو شمار کیا جاتا ہے اور دوسری قسم میں قرآن کو (ص ۱۰۹، ۱۰۷۔ الاتقان فی علوم القرآن)

سوال نمبر ۳۵۔ وہ کونسی چھ آیات ہیں جو نہ زمین پر نازل ہوئیں نہ آسمان پر؟

الجواب ابن عربی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوبکر الفہری نے اور ان سے تمیمی نے بیان کیا اور تمیمی کو ہبۃ اللہ مفسر نے یہ بات بتائی تھی کہ قرآن کا نزول مکہ اور مدینہ میں ہوا ہے مگر چھ آیات ایسی جگہوں میں اتریں جو نہ زمین کی نازل شدہ کہلا سکتی ہیں نہ آسمان کی ان کا نزول زمین و آسمان کے درمیان فضا میں ہوا وہ آیات یہ ہیں

وما منا الا لہ مقام معلوم انا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون

(سورۃ الصافات)

وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمٰن الھۃ یعبدون

(سورۃ الزخرف)

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ و المومنون کل امن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ و رسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ و قالو اسمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیرہ لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت ربنا لا تواخذ نا ان نسینا اور اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنابہ واعف عنا و اغفر لنا وارحمنا انت مولنا فالصرنا علی القوم الکافریں

marfat.com

(ص ۵۴ ۔ ا الاتقان)

سوال نمبر ۳۶ ۔ وہ کونسے صحابی تھے جن سے کراما کاتبین کلام کرتے تھے اور وہ ان کو دیکھ لیا کرتے تھے

الجواب

و قال ابو عمر کان ای عمران بن حصین من فضلاء الصحابه وفقها ئهم یقول عنه اهل البصره انه کان یری الحفظة و کانت تکلمنه حتی اکتوی

(ص ۲۶ ۔ ۲ الاصابہ)

ترجمہ ابو عمر بن عبد البر فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین بڑے جلیل القدر تھے اور فقہاء صحابہ میں سے تھے اہل بصرہ خود حضرت عمران بن حصین سے ناقل ہیں کہ وہ کراما کاتبین کو دیکھا کرتے تھے اور ان سے باتیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ داغ لیا

سوال نمبر ۳۷ ۔ گناہگاروں کی نجات کے چار طریقے ہیں وہ کون کونسے ہیں؟

الجواب گنگاروں کی نجات کے چار طریقے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں

۱ توبہ استغفار ۔ مثال = ایک عورت سے زنا سرزد ہو گیا اور وہ حاملہ ہو گئی حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول ٹھرنی اے اللہ کے رسول مجھے پاک کر دیجئے آپ نے فرمایا واپس جا اور ٹھہر جب تک کہ بچہ جنے پھر جب اس نے بچہ جن لیا تو نبی کریم نے اس سے فرمایا بچہ کو دودھ پلا اور ٹھہر جب تک کہ اس کا دودھ چھڑا لے جب اس نے دودھ چھڑا دیا تو بچہ کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے عرض کی اے خدا کے نبی اس بچہ کا دودھ میں نے چھڑا دیا ہے اور اب یہ روٹی

marfat.com

کھانے لگا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے بچہ کو ایک مسلمان کے حوالے کر دیا اور پھر حکم دیا کہ عورت کے لئے ایک گڑھا کھودا جائے سینہ تک اور پھر لوگوں کو اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا چنانچہ سنگساری شروع ہوئی خالد بن ولید نے ایک پتھر اس کے سر پر مارا اور اس کا خون خالد کے منہ پر آ کر پڑا خالد نے اسے برا کہا حضور فرمایا اے خالد خاموش رہو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر ایسی توبہ محصول یا عشر لینے والا کرے تو اس کے ظلم و ستم کو بخش دیا جائے پھر آپ نے حکم دیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اسے دفن کر دیا جائے۔

(ص ۱۹۸۔ ۲ مشکوۃ)

ب اعمال صالحہ بھی موجب نجات ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ان الحسنات یذھبن السیات بے شک نیکیاں برائیاں کو مٹا دیتی ہیں ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے

ومن یومن باللہ ویعمل صالحا یکفر عنہ سیاتہ ویدخلہ جنات تجزی من تحتھا الا نھار خالدین فیھا ابدا ذالک الفوز العظیم

ترجمہ جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور عمل صالح کرے اللہ اس کے گناہوں کا کفارہ کریگا اور اس کو جنت کے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ ایک آدمی ایک راستے پر جا رہا تھا اس کو سخت پیاس محسوس ہوئی ایک کنواں نظر آیا اور وہ شخص اس میں اترا اور پانی پی کر باہر آیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے اپنی زبان باہر نکال رہا ہے اور شدت پیاس کی بنا پر کیچڑ کھا رہا ہے اس آدمی نے اپنے دل میں سوچا کہ اس کتے کو بھی مجھ جیسی پیاس لگی ہوئی ہے یہ سوچ کر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزہ کو پانی سے بھرا اور اس کو منہ میں پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا وہ پانی کتے کو پلا دیا حق تعالیٰ نے اس پر نظر رحمت فرمائی اور اس کی مغفرت فرمادی (صحیحین)

marfat.com

نبی کی شفاعت سے گناہ معاف ہونا اور نجات پا جانا چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا

شفاعتی لاھل الکبائر من امتی میری شفاعت امت کے بڑے بڑے گنہگاروں کے لئے ہے

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شفیع خلائق صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھے شفیع بنایا جائیگا میں اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا اے اللہ ان تمام لوگوں کو جنت میں داخل فرما جن کے دلوں میں رائی کے دانہ کی مقدار کے برابر ایمان و اخلاص ہے چنانچہ انہیں جنت میں داخل کر دیا جائیگا میں پھر عرض کروں گا اے اللہ ان تمام لوگوں کو جنت میں داخل فرمایا جن کے دلوں میں ادنیٰ ترین مقداد میں ایمان و اخلاص موجود ہے

د نجات کا چوتھا اور آخری طریقہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کے گناہ معاف کر دے اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے جیسے کہ قرآن میں ہے کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

الا من تاب و امن وعمل عملا صالحا فاولیک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما۔

ترجمہ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدلہ دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

حدیث میں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں میں اس شخص کو پہنچانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں جائیگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اس کے بڑے بڑے گناہ چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں کی نسبت اس سے باز پرس کرو چنانچہ اس سے سوال ہو گا کہ فلاں دن تو نے فلاں کام کیا فلاں فلاں گناہ کیا تھا یہ ایک کا بھی انکار نہ کر سکے گا اقرار کرے گا آخر میں کہا جائیگا تجھے ہم نے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی اب تو اس کی باچھیں کھل جائیں گی اور کہے گا اے میرے پرورد گار میں نے

marfat.com

اور بھی بہت سے اعمال کئے تھے جنہیں یہاں پا نہیں رہا یہ فرما کر حضور اس قدر ہنسے کہ آپ کے مسوڑے دیکھے جانے لگے۔ (مسلم شریف)

ایک روایت میں ہے کہ اس کے بڑے بڑے گناہ بڑی بڑی نیکیوں میں تبدیل کر دئے جائیں گے۔

سوال نمبر ۳۸۔ خرق عادت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

الجواب خرق عادت کی چھ اقسام ہیں۔ معجزہ۔ ارہاص۔ کرامت۔ اہانت۔ معونت۔ استدراج

جس شخص کے ہاتھ سے خرق عادت سرزد ہو وہ مسلمان ہو گا یا کافر اور اگر مسلمان ہے تو پھر نبی ہے اگر نبی ہے تو قبل از دعوائے نبوت غرق عادت ہوا یا بعد از دعوائے نبوت اگر قبل رز دعوائے نبوت ہوا تو ارہاص ہے جیسے ہمارا نبی کریم کو اعلان نبوت سے پہلے پتھر اسلام کرتے تھے اور اگر بعد از دعوائے نبت یہ خرق عادت ہوا تو اس کو معجزہ کہتے جیسے حضرت موسیٰ کا عصا!....دہا بن جاتا تھا اگر غیر نبی سے خرق عادت ہوتا ہے تو وہ فاسق وفاجر ہے یا کامل درجہ کا مسلمان اگر فاسق ہے تو اس کو معونت کہتے ہیں مثلاً راستہ میں پیاس لگی جب پیاس کی بنا پر قریب المرگ ہوئے تو گڑگڑا کر دعا مانگی کسی شخص نے گلاس پانی کا آگے بڑھا دیا باری تعالیٰ نے اس کی اعانت فرمائی اگر مسلمان کامل سے یہ خرق عادت ہو تو اس کو کرامت سے تعبیر کرتے ہیں جیسے حضور غوث اعظم کے ہاتھ پر مرغی زندہ ہوئی اگر کافر سے ظاہر ہو تو اگر اس کی مرضی کے مطابق سرزد ہوا تو اس کو استدراج کہتے ہیں جیسے جوگیوں سے ہو جاتا ہے اور اگر اس کی دعا کے خلاف ہوا تو اس کو اہانت کہتے ہیں جیسے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ایک شخص نے اس سے کہا میں کانا ہوں میری دوسری آنکھ بھی روشن کر دو یہ تیرا معجزہ ہو گا اس نے کہا معمولی بات ہے اور دعا مانگی لیکن اس کی آنکھ روشن ہونے کی بجائے دوسری بھی بینائی سے محروم ہو گئی

(ص ۲۷ کنز الفرائد)

marfat.com

سوال نمبر۳۹ کسی چیز کو دریافت کرنے کی کونسی چار علل ہیں ؟

الجواب کسی چیز کو دریافت کرنے کی حسب ذیل چار علل ہیں۔

ا علت مادی یعنی کوئی چیز کسی چیز سے بنی ہے مٹی سے لکڑی سے

ب علت صوری۔ اس چیز کی شکل و صورت کیسی ہے مستطیل مربع یا چکور

ج علت فاعلی۔ اس چیز کا بنانے والا کون ہے

د علت غائی۔ اس چیز کے بنانے کا مقصد کیا ہے کس غرض کے لئے بنائی گئی

سوال نمبر۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اہلبیت میں کون کون لوگ شامل ہیں

الجواب حضور علیہ السلام کے اہلیت کی تین اقسام ہیں

ا اہلیت نسبی = ان میں حضرت عباس حضرت علی حضرت جعفر اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی اولاد شامل ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن الغسیل فرماتے ہیں میں نبی کریم کے ساتھ تھا آپ حضرت عباس کے قریب سے گزرے اور ان سے فرمایا اے عباس اپنے بیٹیوں کو ساتھ لیکر میرے پیچھے پیچھے آؤ حضرت عباس اپنے چھ لڑکوں فضل عبد اللہ عبید اللہ قثم معبد اور عبد الرحمٰن کو لے کر حاضر خدمت ہوئے حضور علیہ السلام نے ان کو گھر میں داخل فرمایا اور ان کو سیاہ چادر جس پر سرخ کڑھائی کی ہوئی تھی سے ڈھانپ دیا اور فرمایا

اللھم ھولاء اھل بیتی وعترتی فاستر من النا کماسترتھم بھذہ الشملۃ فما بقی فی البیت مدرۃ ولا باب الا امن

(ص ۲۴۱۔ ۳ اسد الغابہ)

marfat.com

ترجمہ یا اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں تو ان کو جہنم سے اس طرح چھپادے جس طرح میں نے ان کو اس چادر میں چھپالیا اس پر گھر کے ہر ڈھیلے اور دروازے سے آمین کی آواز آئی

ب اہلبیت سکونتی ۔ اسی میں وہ نفوس قدسیہ اور پاک بیبیاں شامل ہیں جو پیدا تو اور گھروں میں ہوئیں لیکن بعد میں حضور علیہ السلام کے نکاح میں آئیں اور تادم آخر حضور کے گھر میں رہیں اور آپ ہی کے نکاح میں فوت ہوئیں اھل کا لفظ قرآن میں نبی کی زوجہ پر استعمال ہوا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

واذ غدوت من اھلک تبوء المومنین مقاعد للقتال

ترجمہ اور یاد کرو جب صبح کو اپنے دولت خانہ سے چلے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے ۔

یہاں اہل کا لفظ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر استعمال ہوا ہے

فقال لاھلہ امکثوا انی آنست نارا

ترجمہ انہوں (حضرت موسیٰ نے اپنی بیوی سے فرمایا میں نے آگ دیکھی ہے

قالو اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید

ترجمہ فرشتوں نے کہا کہ کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو اس خاندان کے لوگو تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بیشک وہ تعریف کے لائق بڑی شان والا ہے ۔

ج اہل بیت ولادتی ۔ وہ نفوس قدسیہ جو حضور کے گھر میں پیدا ہوئے مثلاً حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ حضرت ابراہیم حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

سوال نمبر ۱۴ ۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں ایسی عبادت کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت میں وہ عبادت کروں دنیا میں کوئی بھی انسان وہ عبادت اس وقت نہ کرے وہ کونسی عبادت ہے

marfat.com

الجواب ایسا انسان مکہ معظمہ چلا جائے اور مطاف خالی کرائے اور اکیلا کعبہ کا طواف کرے یہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جب وہ کعبہ کا طواف کر رہا ہو گا تو دنیا میں اس وقت کوئی بھی کعبہ کا طواف نہیں کر رہا ہو گا۔

سوال نمبر ۴۲۔ انسانوں میں سب سے پہلے کس نیک ہستی نے اپنے دین کے لئے ہجرت کی

الجواب یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جنھوں نے حضرت لوط علیہ السلام اور اپنی بیوی حضرت سارہ کو ساتھ لیکر اپنے وطن مالوف سے ملک شام کی طرف ہجرت فرمائی غرض و غایت صرف دین کی حفاظت تھی یعنی آپ ملک شام شریف اس لے گئے کہ وہاں یکسوئی کے ساتھ خدا کی عبادت کریں گے خدا کی یاد میں محو رہیں گے کوئی خدا کی عبادت اور ہمارے درمیان حائل نہ ہو گا۔

(ص ۹۷ - ۱۵ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۳۔ حضرت الیاس علیہ السلام تا قیامت زندہ ہیں... تاقیامت زندگی ملنے کی وجہ کیا ہے؟

الجواب حضرت الیاس علیہ السلام ایک مرتبہ بیمار ہو گئے اور اس بیماری میں موت کا احساس ہوا اور رونے لگے خدا تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ کیوں روتے ہو کیا دنیا پر حریص ہو یا موت کی گھبراہٹ ہے یا نار جہنم کا خوف ہے عرض کی ہے اللہ تیری عزت کی قسم ان میں سے کوئی وجہ بھی رونے کی نہیں میری گھبراہٹ کی وجہ یہ ہے کہ میرے بعد تیری حمد کرنے والے تیری حمد کریں گے لیکن میں تیری حمد نہ کر سکوں گا تیرا ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں گے لیکن میں تیرا ذکر نہ کر سکوں کا روزے رکھنے والے روزے رکھیں

marfat.com

گے لیکن میں نہ رکھ سکوں گا نماز پڑھنے والے نماز پڑھیں گے میں نہ پڑھ سونگا فرمایا اے الیاس تجھے قیامت تک زندہ رکھونگا جس وقت کوئی ذکر کرنے والا نہ ہو گا

(ص ۱۱۵ - ۱۵ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۴۔ شب برات کون کون سے امور کن کن فرشتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں؟

الجواب مخلوق پر رزق کی تقسیم کا ذمہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد کیا جاتا ہے دنیا میں جنگوں کا وقوع زلزلوں کا آنا مخلوق کا زمین میں دھنسا آسمانی بجلی کے جلانے کا کام حضرت جبریل علیہ السلام کے سپرد کیا جاتا ہے اور لوگوں کے اعمال کرنے کا حساب آسمان دنیا کے فرشتے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سپرد کیا جاتا ہے اور دنیا میں مصائب و آلام کی فہرست ملک الموت علیہ السلام کے سپرد کی جاتی ہے۔

(ص ۱۲۸ - ۱۶ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۵۔ معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں انبیاء اور رسولوں کی کتنی کتنی صفیں تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دائیں بائیں کون کونسے پیغمبر تھے؟

الجوب معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام کی امامت کرائی آپ کی اقتداء میں تمام نبیوں نے نماز ادا کی تمام نبیوں اور رسولوں کی سات صفیں بنائی گئیں پہلی تین صفیں رسولوں کی تھیں اور آخری چار صفیں نبیوں کی تھیں عین حضور علیہ السلام کے پیچھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے

marfat.com

دائیں بائیں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام تھے

(ص ۹۵ - ۱۶ - تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۶ - ہر انسان پر دو فرشتے کراماً کاتبین مقرر ہیں جو اس کے اعمال لکھتے ہیں انسان کی وفات کے بعد یہ فرشتے کہاں چلے جاتے ہیں؟

الجواب حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خدا کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندے پر دو فرشتے مقرر کیے ہیں جو اس کے اعمال لکھتے ہیں جب خدا کا بندہ مرجاتا ہے تو دونوں فرشتے آسمان پر چڑھنے کی اجازت مانگتے ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے آسمان ملائکہ سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح بیان کر رہے ہیں وہ دونوں عرض کرتے ہیں یا اللہ ہمیں زمین پر رہنے کی اجازت دی جائے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے زمین بھی میری تسبیح پڑھنے والے فرشتوں سے بھری ہوئی ہے پھر عرض کرتے الٰہی ہم کہاں رہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر میری تکبیر میری تہلیل اور میری تسبیح پڑھتے رہو اور یہ اعمال میرے بندے کے اعمالنامے میں قیامت لکھتے رہو۔

(ص ۱۲ - ۱۷ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۷ - چیونٹی، ہدہد، مینڈک، شہد کی مکھی، صرد پرندہ ان کو نبی کریم نے قتل سے منع فرمایا ہے۔ ممانعت کی کیا کیا وجوہات ہیں۔

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے چیونٹی کو قتل کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ظلم کی نفی کی اس نے کہا لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ وھم لا یشعرون کہیں حضرت سلیمان اور ان کا لشکر

marfat.com

تمہیں بے خبری میں پاؤں تلے روند نہ ڈالیں یعنی وہ جان بوجھ کر ایسا نہ کریں گے کیونکہ جان بوجھ کر روندنا ظلم ہے اور جہاں تک ہدہد کا تعلق ہے اس کو قتل کرنے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے زیر زمین پانی کی نشاندہی کر دیا کرتا تھا نیز حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اپنا خط دے کر بلقیس کی طرف بھیجا تھا۔

مینڈک کو قتل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا گیا تو یہ آگ پر پانی ڈال کر اسے بجھانے کی کوشش کرتا تھا

(ص ۲۷۰ ۔ ۷ قرطبی)

شہد کی مکھی کو قتل کرنے کی ممانعت یہ ہے کہ یہ شہد پیدا کرتی ہے جو انسان کے لئے باعث شفا ہے نیز یہ نبی کریم پر درود پڑھتی ہے

صرد کو قتل کرنے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کے لئے چلے تو یہ پرندہ آپ کے ساتھ تھا جس جگہ اب کعبہ واقع ہے وہاں پہنچ کر اس پرندے نے کہا اے ابراہیم کعبہ یہاں تعمیر کرو۔

(ص ۱۷۲ ۔ ۱۳ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۴۸ ۔ کیا وجہ ہے کہ چاند کی روشنی آفتاب کی روشنی سے کم ہے؟

الجواب حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا خدا تعالیٰ نے آفتاب اور مہتاب کو ستر ستر حصے نور عطا کیا خدا تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ چاند پر اپنا پر مارو اور اس نے چاند پر اپنا پر مارا تو چاند میں ایک حصہ نور رہ گیا اور سورج میں ایک سو انتالیس حصہ نور ہو گیا چاند پر دھبے جبریل کے پر مارنے کی وجہ سے ہیں

(ص ۲۲۷ ۔ ۱۰ تفسیر قرطبی)

marfat.com

سوال نمبر ۴۹۔ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا مٹی آگ سے افضل ہے افضلیت کی وجوہات کیا ہیں؟

الجواب مٹی میں سکون وقار حلم حیا اور صبر کا وصف ہے جس کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام میں توبہ تواضع اور تضرع کی صفت پیدا ہوئی اور ان باتوں کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر مغفرت اور ہدایت کا تاج سجایا گیا

اور آگ میں طیش ہے حدت اور بلندی ہے اور اضطراب ہے ان امور کی بنا پر ابلیس میں تکبر اور گناہ پر اصرار کا وصف پیدا ہو گیا جس کے نتیجے میں وہ ہلاکت لعنت شقاوت اور عذاب کا مستحق ہو گیا۔

(ص ۱۷۱۔ ۷ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۵۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو طمانچہ کیوں مارا؟

الجواب حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ

ان اللّٰہ لا یقبض روح نبی حتی یخیرہ

ترجمہ بے شک خدا تعالیٰ نبی کی روح قبض نہیں کرتا جب تک کہ اس کو دنیا اور آخرت میں اختیار نہ دیا جائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں انہوں نے آپ کو دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار نہیں دیا آپ نے اسے نبی کی بارگاہ کا ادب سکھانے کے لئے طمانچہ مارا پھر جب دوسری مرتبہ آپ کے پاس آئے تو آپ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا آپ نے خدا کی ملاقات کو پسند کرتے ہوئے موت کو اختیار فرمایا اور اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی

marfat.com

(ص ۱۳۲-۶ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر۵۱ ۔ کون کون سے نبیوں نے ہمارے نبی کریم علیہ السلام کی امتی بننے کی تمنا کی؟

الجواب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولیٰ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے امتی بننے کی تمنا کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

ایک مرتبہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل کو آگاہ کر دو جو بھی مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انکار کرتا ہو گا تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا اگرچہ وہ میرا خلیل ابراہیم اور میرا کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں حضرت موسیٰ نے عرض کی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کون ہے فرمایا اے موسیٰ قسم ہے مجھے اپنے عز و جلال کی

ما خلقت خلقا اکرم علی منه کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموات والاض والشمس والقمر بالفی الف سنة و عزتی و جلالی ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی یدخلها محمد (صلی اللّٰه علیه و آله و سلم) ورمته

ترجمہ میں نے ان سے بڑھ کر افضل مخلوق پیدا نہیں کی میں نے زمین و آسمان شمس و قمر کی پیدائش سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور مجھے میرے عز و جلال کی قسم جنت تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) اور انکی امت داخل جنت نہ ہو جائے

حضرت موسیٰ نے عرض کی امت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کون ہے فرمایا اس کی امت حمد کرنے والی ہے جو ہر نشیب و فراز اور ہر حال میں اللہ کی حمد بیان کرے گی وہ

marfat.com

اپنی کمر کو باندھیں گے وضو کریں گے دن کو روزہ رکھیں گے رات کو تہجد پڑھیں گے ان سے تھوڑا عمل قبول کرونگا اور کلمہ شہادت کے بدلے ان کو جنت میں داخل کرونگا عرض کی اس امت کا مجھے نبی بنادے فرمایا اس امت کا نبی انہیں میں سے ہو گا۔

قال اجعلنی من امة ذالک النبی ترجمہ عرض کی مجھے اس نبی کی امت سے بنادے فرمایا اے موسیٰ تیرا زمانہ پہلے ہے وہ امت بعد میں ہو گی لیکن تجھے اور اس امت کو دار الخلد میں جمع کر دوں گا

(ص ۳۷۶ ۔ ۳ حلیتہ الاولیا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ساتھ طہارت کا سامان لئے نکلا ایک ندا دینے والی آواز آئی حضور نے فرمایا اے انس سن میں نے سنا کہ وہ ندا دینے والا کہہ رہا ہے اے اللہ مجھے خوف سے نجات دے رسول خدا نے فرمایا کاش یہ اس کے ساتھ والی بات بھی کرتا وہ آدمی حضور علیہ السلام کے ارادے سے آگاہ ہوا اور اس نے کہا اے اللہ مجھے اپنے صالح بندوں کا شوق عطا کر نبی کریم نے فرمایا اے انس سامان طہارت رکھ دو اور اس ندا دینے والے کے پاس جا اور کہہ کہ رسول اللہ لے لئے دعا کرو کہ جس کام کے لئے خدا نے ان کو مبعوث فرمایا ہے وہ کام بخوبی سرانجام پا جائے اور اس کی امت کے لئے دعا مانگو کہ جو کچھ نبی کریم ان کے لئے لائے وہ احسن طریقے سے ان سے لے لیں اس نے مجھ سے پوچھا تجھے کس نے بھیجا ہے میں نے یہ بات بتانی مناسب نہ سمجھی اور نہ ہی میں نے اس بات کے بتانے کی نبی پاک سے اجازت لی تھی میں نے اس سے کہا مجھے کس نے بھیجا ہے یہ بات آپ کو نقصان نہ پہنچائے گی آپ تو بس دعا کر دیں اس نے انکار کر دیا اور کہا دعا نہ کروں گا جب تک تو یہ بتائے کہ تجھے کس نے بھیجا ہے میں رسول کریم کی بارگاہ میں واپس آگیا اور عرض کی اس نے دعا کرنے سے انکار کر دیا وہ کہتا ہے پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے حضور نے فرمایا جاؤ اس سے کہا کہ میں رسول پاک کا فرستادہ ہوں چنانچہ میں نے اس سے کہا تو اس نے جواب دیا رسول خدا کے فرستادہ کے لئے مرحبا میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ رسول خدا کی

marfat.com

بارگاہ میں حاضری دوں میری طرف سے رسول خدا کو سلام کہو اور کہو یا رسول اللہ حضرت خضر علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو نبیوں پر اس طرح فضیلت دی ہے جیسے رمضان کے مہینے کو تمام مہینوں پر اور آپ کی امت کو تمام امتوں پر اس طرح فضیلت دی ہے جیسے جمعہ کے دن کو تمام دنوں پر حضرت انس فرماتے ہیں جب میں حضرت خضر علیہ السلام کو چھوڑ کر واپس ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام کو یہ دعا مانگتے سنا

اللھم اجعلنی من ھذہ الامۃ

اے اللہ مجھے اس امت میں سے بنادے

(ص ۴۳۷ ۔ اکتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے دوران سفر ہم نے آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے

اللھم اجعلنی من امۃ المرحومۃ المغفور لھا المتوب علیھا المستجاب لھا

ترجمہ اے اللہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے بنادے وہ امت جس پر تری رحمت نازل ہوتی ہے جس کے لئے تیری مغفرت ہے جس کی توبہ قبول ہے اور جس کی دعا قبول ہے۔

حضور نے فرمایا اے انس دیکھو یہ آواز کیسی ہے میں پہاڑ میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہیں اور کپڑے بھی سفید ہیں جب اس نے مجھے دیکھا کہا کیا تو نبی کریم کا فرستادہ ہے میں نے کہا ہاں کہا جاؤ واپس جا کر ان کو میرا سلام کہو اور انہیں کہو آپ کا بھائی الیاس آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے پس میں اس کے ہمراہ نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب ہم نبی کریم کے قریب پہنچے تو حضور علیہ السلام آگے آئے اور میں علیحدہ ہو گیا دونوں (پیغمبروں) نے دیر تک باتیں کیں۔ پھر ان پر آسمان سے دسترخوان نازل ہوا انہوں نے مجھے بھی اس کھانے میں شامل کر لیا میں نے بھی ان کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا کھانے کے بعد میں پھر علیحدہ ہو گیا ایک بادل آیا اور وہ

marfat.com

حضرت الیاس علیہ السلام کو اٹھا کر لے گیا میں ان کے سفید کپڑوں کو دیکھ رہا تھا میں نے نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی میرے ماں باپ آپ قربان ہو جائیں یہ کھانا جو ہم نے کھایا کیا یہ اس پر آسمان سے نازل ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا میں نے اس بارے میں حضرت الیاس علیہ السلام سے دریافت کیا تھا انہوں نے فرمایا ہر چالیس روز کے بعد جبرئیل یہ کھانا لے کر آتے ہیں اور ہر سال آپ زمزم پینے کو اور میں نے اکثر دیکھا کہ آپ زمزم کے کنویں سے ڈول بھر کر پیتا ہے اور اکثر مجھے بھی پلاتا ہے

(ص ۱۱۶ - ۱۵ تفسیر قرطبی)

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایک بلند پہاڑ پر سیرو سیاحت فرما رہے تھے کہ اچانک آپ نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک پتھر ہے جو دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے اس کے ارد گرد پھر کر دیکھا اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے اس سے بھی عجیب چیز دکھاؤں عرض کی ہاں اتنے میں وہ پتھر پھٹ گیا اس میں سے ایک بوڑھا آدمی نکلا جس پر بالوں کا لباس تھا اور اس کے سامنے ایک ڈنڈا تھا ہاتھ میں انگور اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا آپ نے پوچھا اے بوڑھے یہ کیا ہے عرض کی یہ میرا روزانہ کا رزق ہے پوچھا کب سے یہ عبادت کر رہے ہو اس پتھر میں کہا چار سو سال ہو گئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اس سے افضل مخلوق بھی تو نے پیدا کی ہے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی امت کا ایک آدمی جو شب برات میری عبادت کریگا اس کی عبادت کا ثواب اس کی چار سو سالہ عبادت سے زیادہ ہو گا

فقال عیسیٰ علیہ السلام لیتنی کنت من امۃ محمد (علیہ السلام)

ترجمہ حضرت عیسیٰ علیہ الاسلام نے کہا کاش میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی امت میں سے ہوتا

(ص ۲۵۵ درۃ الناصحین)

marfat.com

سوال نمبر ۵۲۔ خدا تعالیٰ نے فرعون کو دریا میں غرق کر دیا اس کی وجہ کیا تھی؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرعون کے زمانے میں دریائے نیل خشک ہو گیا فرعون کی رعایا آئی اور کہا اے بادشاہ ہمارے لئے نیل جاری کر اس نے جواب دیا میں تم سے راضی نہیں وہ لوگ چلے گئے پھر آ کر کہا اے بادشاہ ہمارے لئے دریائے نیل جاری کر اس نے کہا میں تم سے راضی نہیں وہ پھر چلے گئے پھر آئے اور کہا اے بادشاہ چوپائے ہلاک ہو گئے اور کنواریاں ہلاک ہو گئیں اگر تو دریائے نیل جاری نہ کرے گا تو ہم کسی اور کو معبود بنا لیں گے اس نے کہا ایک کھلے میدان میں نکل چلو وہ سارے لوگ کھلے میدان کی طرف آ گئے یہ ان سے علیحدہ ہو کر ایسی جگہ پہنچا جہاں وہ اسے نہ دیکھ سکتے تھے نہ اس کا کلام سن سکتے تھے اس نے اپنا رخسار زمین پر لگا لیا اور انگشت شہادت سے اشارہ کر کے کہا اے اللہ میں ایک ذلیل غلام کی طرح جو اپنے آقا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تیری طرف نکل کر آیا ہوں اور مجھے علم ہے کہ تو سب کچھ جانتا ہے مجھے معلوم ہے کہ دریائے نیل تیرے سوا کوئی جاری نہیں کر سکتا اے اللہ اسے جاری کر دے

خدا تعالیٰ نے دریائے نیل اس تیزی سے جاری کیا کہ اس سے قبل جاری نہ ہوا تھا لوگ فرعون کے پاس آئے اس نے ان سے کہا میں نے تمہارے لئے نیل جاری کر دیا ہے سارے لوگوں نے فرعون کو سجدہ کیا پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لائے اور کہا اے بادشاہ میرے غلام پر مجھے عزت دے فرعون نے پوچھا اس کا قصہ کیا ہے جبریل نے کہا میرا ایک غلام ہے جس کو میں نے اپنے دوسرے غلاموں پر حاکم بنا رکھا ہے اور اپنے خزانوں کی کنجیاں اسے سونپ رکھی ہیں وہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے اور میرے دشمن سے محبت کرتا ہے فرعون نے کہا غلام بہت برا غلام ہے اگر اس پر مجھے قابو حاصل ہو جائے تو میں اسے دریائے قلزم میں غرق کر دوں جبریل نے کہا اے بادشاہ یہ بات مجھے لکھ

marfat.com

دو اس نے کاغذ اور دوات منگوائی اور لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کا مخالف ہو اور اس کے دشمن سے محبت کرے اور اس کے دوست سے دشمنی کرے اسے دریائے قلزم میں غرق کردیا جائے جبریل نے کہا اے بادشاہ اس پر مہر لگادو فرعون نے مہر لگادی پھر وہ تحریر جبریل نے کے حوالے کردی جب فرعون دریائے قلزم میں غرق ہونے لگا تو جبریل اس کی تحریر اس کے سامنے کردی اور کہا کہ یہ تیرا ہی فتویٰ ہے جس کے مطابق تجھے اس دریا میں غرق کیا جارہا ہے۔

(ص ۱۳۳۔ ۴ شعب الایمان، ص ۳۷۸۔ ۸ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۵۳۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے کفار سے جہاد کیا آپ کے لئے سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا اس حبس شمس میں حکمت کیا تھی؟

الجواب اس حبس شمس میں حکمت یہ تھی کہ ان کی شریعت میں ہفتہ کے دن جہاد حرام تھا حضرت یوشع علیہ السلام اریحا کے مقام پر جمعہ کے دن کفار سے جہاد کر رہے تھے شام ہونے والی تھی لیکن ابھی کفار پر فتح حاصل نہ ہوئی آفتاب غروب ہوتے ہی ہفتہ شروع ہونے والا تھا اس لئے آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا مانگی الٰہی سورج کو غروب ہونے سے روک دے تاکہ ہم مکمل فتح سے ہمکنار ہو سکیں ورنہ تو دشمن کو فائدہ پہنچے گا اور ہمیں جانی اور مالی نقصان سے دوچار ہونا پڑیگا خدا تعالیٰ نے آپکی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کے لئے حبس شمس کردیا گیا

(ص ۱۳۱۔ ۶ تفسیر قرطبی)

سوال نمبر ۵۴۔ بطور خرق جو کام نبی کے ہاتھ پر سرزد ہو وہ معجزہ کہلاتا ہے معجزہ کے لئے کیا کیا شرائط ہیں؟

marfat.com

الجواب شرائط معجزہ پانچ ہیں تفصیل ملاحظہ ہو۔

شرط اول

معجزہ ایسا کام ہے جس کو خدا کے سوا کوئی دوسرا انسان سرانجام نہ دے سکے سوائے نبی اور رسول کے کیونکہ اگر نبی کے علاوہ کوئی اور انسان بھی وہ کام کر سکے گا تو پھر یہ معجزہ نہ ہو گا معجزہ کے لئے ضرور ہے کہ اس کے مقابلے سے عقل عاجز آجائے

مثال = جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو اپنے ساتھ لیکر دریائے قلزم کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ دریا کی طغیانی پورے جوبن پر ہے اور خوب موجزن ہے بنی اسرائیل نے سوچا کہ ہمارے پاس اتنی کشتیاں بھی نہیں کہ ان پر سوار ہو کر فورا دریا پار کر جائیں اتنے میں فرعون کا لشکر بھی آگیا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی اب ہم کیا کریں آگے دریا وہ بھی دشمن پیچھے فرعون وہ بھی دشمن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا گھبراؤ نہیں خدا کی اعانت میرے ساتھ ہے اسی اثنا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ دریا میں اپنا عصا مارو آپ نے ایسا کیا تو خدا نے دریا میں بارہ راستے پیدا فرما دئے ہوا اور سورج نے ان راستوں کو خشک کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم ان راستوں میں داخل ہو گئی پھر قوم کے مطالبے پر خدا تعالیٰ نے پانی کی دیواروں میں روشندان بنا دئے اس طرح قوم موسیٰ دریا پار کر گئی لیکن جب فرعون اور فرعونی ان راستوں پر آئے تو خدا نے پانی کی دیواروں کو ملنے کا حکم دے دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون اور فرعونی غرق ہو گئے

(ص ۲۳۴۔ا تفسیر عزیز خلاصہ)

شرط دوم

معجزہ خلاف عادت کام کو کہتے ہیں اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میری نبوت کی دلیل یہ ہے

marfat.com

کہ آج کے دن کے بعد رات آئیگی یا آج آفتاب مغرب میں غروب ہو گا یا کل مشرق سے طلوع کریگا تو یہ معجزہ نہیں اس لئے کہ آفتاب کی عادت یونہی جاری ہے مشرق سے نکلتا ہے مغرب میں غروب ہوتا ہے دن کے بعد رات آتی ہے۔

مثال ۔ عصائے موسوی اژدھا بن جاتا تھا چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا فرعون کے دربار میں زمین پر ڈالا تو وہ اتنا بڑا اژدھا بن گیا کہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان اسی ہاتھ کا فاصلہ ہو گیا اور زمین سے ایک میل بلند ہو کر اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اپنا نچلا جبڑا فرعون کے محل کی جڑ میں اور دوسرا جبڑا محل کے اوپر رکھا فرعونیوں نے یہ منظر دیکھا ان میں بھلدڑ مچ گئی اس بھگدڑ میں پچیس ہزار آدمی مرگئے فرعون اتنا خوفزدہ ہوا کہ کہنے لگا اے موسیٰ تجھے اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے تجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اس کو پکڑ لے میں تجھ پر ایمان لے آؤں گا اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دونگا آپ نے اسے پکڑ لیا تو وہ دوبارہ عصا بن گیا۔

(ص ۷۵ ۔ ۵ زرقانی ' ص ۲۵۱ ۔ البدایہ والنہایہ)

شرط سوم

مدعی نبوت خدا سے جس قسم کی نشانی دکھانے کی درخواست کرے وہ نشانی خدا اس کی مرضی کے مطابق دکھادے خواہ چیز کی ہیت بدلتی ہو۔

مثال ۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پانی کا ایک مشکیزہ بھرا اور اس کا منہ باندھ کر دعا فرمائی اور صحابہ کرام کو عطا فرما دیا جب ان صحابہ کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے اس کا منہ کھولا تو وہ نہایت عمدہ تازہ دودھ تھا اس کے منہ پر جھاگ تھی

(ص ۲۲۰ ۔ ا طبقات ابن سعد)

شرط چہارم

مدعی نبت کی مرضی کے مطابق نبوت کام ہو اگر مرضی کے خلاف ہو گا تو دعوائے

marfat.com

نبوت باطل ہو گا

مثال ۔ مسلیمہ کذاب نے ایک آدمی کی درازی عمر کی دعا کی وہ فورا مرگیا ایک آدمی کی آنکھوں میں روشنی کی دعا مانگی وہ فورا اندھا ہو گیا جب اس نے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کلی کر کے ایک کنویں میں ڈالی تو اس کا پانی زیادہ ہو گیا اور میٹھا بھی ہو گیا تو مسیلمہ کذاب نے بھی ایسا ہی کیا کہ کلی کر کے ایک کنویں میں ڈالی تو اس کا سارا پانی زمین میں اتر گیا لوگ ایک بچے کو اس کے پاس لائے اس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیرا وہ لڑکا بالکل گنجا ہو گیا

(ص ۵۲۷ ۔ ۲ مدراج النبوت)

شرط پنجم

مدعی نبوت جو کام خلاف عادت بطور معجزہ دکھائے وہ کام کوئی اور نہ کر سکے اس کی مثال ناپید ہو ۔

مثال ۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرکین مکہ کے سامنے قرآن کی تلاوت فرمائی تو انہوں نے اس کے کلام الہٰی ہونے کا انکار کیا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی زبان سے ایک عام اعلان کرایا

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ۔

ترجمہ اے محبوب تم اعلان کر دو کہ اگر ساری دنیا کے انسان اور جن ایک دوسرے کے مددگار بن کر ایسا قرآن لانے کی کوشش کریں تو اسکی مثل قرآن نہیں لا سکتے ۔

ایک جگہ فرمایا

قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات و ادعو امن اسطعتم من دون اللّٰہ ان کنتم صادقین

ترجمہ تم فرما دو قرآن جیسی بنی ہوئی دس صورتیں ہی لاؤ اور خدا کے سوا جس کو چاہو

marfat.com

بلالو اگر تم سچے ہو

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو ا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللّٰہ کنتم صادقین

ترجمہ = اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے یہ ہماری ہے یا نہیں تو اس کی مانند ایک ہی سورت بنالاؤ اور اپنے سارے ہم نواؤں کو ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس کی چاہو مدد لے لو اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ

ایک اور مقام پر آسان ترین چیلنج ان الفاظ میں دیا

فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین

ترجمہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن جیسی ایک بات ہی کر کے دکھاؤ

سوال نمبر ۵۵۔ وہ کون کونسی آیات ہین جو معلقات بالعرش ہیں؟

الجواب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا یہ آیات عرش الٰہی سے متعلق ہیں ان کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں

ا سورہ فاتحہ ب آیتہ الکرسی

ج اشھد اللہ انہ لا الہ الا ھو.... الخ د قل الھم مالک الملک ... الخ

(ص ۱۱۱-۱ تفسیر قرطبی)

۵۶۔ حضرت آدم حضرت نوح اور حضرت ابراھیم علیھم السلام کی پانچ خصوصیات ہیں وہ کون کونسی ہیں؟

marfat.com

الجواب حضرت آدم علیہ السلام کی خصوصات۔

ا خدا تعالٰی نے اپنے ید قدرت سے آپ کو اچھی شکل میں پیدا کیا

ب تمام چیزوں کے نام کا علم عطا کیا

ج خدا تعالٰی نے آپ کو مسجود (ملائکہ بنایا)

د جنت میں سکوت دی

ن ۔ نسل انسانی کا باپ بنایا

حضرت نوح علیہ السلام کی خصوصیات۔

ا ۔ آپ کو آدم ثانی ہونے کا شرف حاصل ہے کیونکہ طوفان میں سب غرق ہو گئے صرف آپ کی اولاد دباقی بچی

ب آپ کی عمر بہت لمبی ہوئی اور حضور علیہ السلام کی حدیث ہے خوش قسمت وہ انسان جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال نیک ہوں۔

ج ان کی دعا کفار اور مومنین کے حق میں قبول ہوئی

د آپ کشتی کے موجد ہیں اس میں سوار ہونے والے طوفان سے نجات پاگئے

ن آپ پہلے پیغمبر ہیں جنہوں نے پہلی شریعتوں کو منسوخ کیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیات

ا آپ جدالانبیاء ہیں ہزاروں نبی آپکی نسل سے ہوتے ہیں

ب خدا تعالٰی نے آپ کو خلیل بنایا ہے

ج خدا تعالٰی نے آپ پر نار نمرود کو گلزار کر دیا

د اللہ جل شانہ نے آپ کو لوگوں کا امام بنایا ..... **انی جاعلک للناس اماما**

ن خدا تعالٰی نے آپ کو کئی باتوں سے آزمایا آپ نے سب کو پورا کر دیا خدا فرماتا ہے

و اذا بتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمهن الخ

(ص ۶۳ ۔ ۴ تفسیر قرطبی)

marfat.com

سوال نمبر ۵۷۔ وہ کونسا نبی ہے جسکی روح آسمان پر قبض کی گئی؟

الجواب حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا جب کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے کعب احبار سے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا ۔ **ورفعناہ مکانا علیا** یعنی ہم نے ادریس کو بلند مکان میں اٹھا لیا۔

حضرت کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو وحی کی کہ تجھ اکیلے کے نیک اعمال میری بارگاہ میں اس قدر آتے ہیں جتنے تمام بنی آدم کے حضرت ادریس علیہ السلام نے چاہا کہ میرے نیک اعمال میں اور بھی اضافہ ہو آپ کے پاس آپ کا ایک دوست فرشتہ آیا آپ نے اسے خدا کی وحی سے آگاہ فرمایا اور کہا کہ آپ ملک الموت سے بات کریں کہ وہ مجھے مہلت دے کہ میں نیک اعمال زیادہ کرلوں اس فرشتے نے آپ کو پروں پر اٹھالیا اور آسمان کی طرف چڑھ گیا جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو ان سے ملک الموت کی ملاقات ہوئی اس فرشتے نے ملک الموت سے مہلت کے بارے میں بات کی ملک الموت نے پوچھا حضرت ادریس علیہ السلام کہاں ہیں فرشتے نے کہا یہ .... میرے پروں پر ملک الموت نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں حضرت ادریس کی روح چوتھے آسمان پر قبض کروں میں نے خیال کیا تھا کہ وہ تو زمین پر ہیں انکی روح چوتھے آسمان پر کیسے قبض کروں پس ملک الموت نے اس وقت چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام کی روح کو قبض کیا۔

(ص ۷۲ ۔ ۱۶ تفسیر طبری)

سوال نمبر ۵۸ ۔ وہ پانچ خوش قسمت ہستیاں کون ہیں جن کی وفات کے بعد حضور علیہ السلام ان کی قبروں میں اترے؟

marfat.com

الجواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جن پانچ خوش قسمت نفوس قدسیہ کی قبور میں اترے وہ یہ ہیں

ا حضرت خدیجۃ الکبری انکی قبر مکہ معظمہ میں جنت المعلی میں ہے اور اس قبر میں خود آقائے نامدار اترے ہیں

ب حضرت ام رومان ۔ یہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین محبوبہ محبوب خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ہیں جن کی قبر میں سرور کونین اترے ہیں

ج حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکا تھا جو مسلمان ہو گیا تھا اور حضور علیہ السلام کی تربیت میں تھا جب وہ فوت ہوا تو حضور علیہ السلام اس کی قبر میں تشریف لے گئے ہیں

د عبد اللہ مزنی ذوالبجادین ۔ حضرت عبد اللہ ابھی بچے تھے والد کا انتقال ہو گیا چچا نے پرورش کی جوان ہوئے تو چچا نے مال دے کر الگ کر دیا حقانیت اسلام سے آگاہی ہوئی فتح مکہ کے بعد چچا سے مسلمان ہونے کی اجازت چاہی چچا ناراض ہوا اور کہا اسلام قبول کرنے کی صورت میں تجھ سے مال و دولت چھین لئے جائیں گے یہ سننا تھا کہ تمام مال دے دیا حتی کہ بدن کے کپڑے بھی اتار دئے اور ماں سے کہا اماں دربار نبوی میں حاضر ہونا چاہتا ہوں ستر پوشی کے لئے کپڑا دے دو ماں نے ایک کمبل دے دیا سیدھے مدینہ طیبہ دربار گوہر بار میں حاضر ہوئے مسجد نبوی میں بیٹھ گئے حضور سید عالم و عالمیان تشریف لائے اور پوچھا تم کون ہو عرض کی غریب مسافر عاشق جمال طالب ہدایت ہو کر حاضر ہوا ہوں میرا نام عبد العزیٰ ہے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے لقب ذوالبجادین ہے تم مسجد میں قریب ہی ٹھہرا کرو حضرت عبد اللہ اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے ایک مرتبہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ اونچی آواز سے تلاوت فرما رہے تھے فاروق اعظم نے ان کو روکنا چاہا حضور علیہ السلام نے فرمایا ان کو کچھ نہ کہو یہ تو اللہ اور رسول کے لئے سب کچھ چھوڑ کر آیا ہے غزوہ تبوک کے موقع پر عرض کی حضور دعا فرمائیں میں بھی شہید ہو جاؤں فرمایا جاؤ کسی درخت کا چھلکا لاؤ عبد اللہ چھلکا لائے تو حضور علیہ السلام نے ان کے بازو پر باندھ کر فرمایا ابھی میں کفار پر اس

marfat.com

کا خون حرام کرتا ہوں عرض کی حضور میں تو شہادت کی تمنا رکھتا ہوں فرمایا جب تم جنگ کی نیت سے نکلو گے تو تپ کے ساتھ موت آئے گی تو بھی شہید ہو گے چنانچہ ایک غزوہ میں تپ میں انتقال ہوا

بلال بن حارث فرماتے ہیں عبد اللہ مزنی کے دفن کا منظر عجیب تھا رات کا وقت تھا بلال کے ہاتھ میں چراغ ابو بکرو عمر عبداللہ مزنی کو قبر میں اتار رہے تھے خود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قبر میں اترے قبر شریف پر اپنے ہاتھ سے اینٹیں رکھیں پھر یہ دعا فرمائی

اے اللہ آج شام تک میں اس سے خوش رہا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کاش اس قبر میں میں رکھا جاتا

ن ۔ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو حضور علیہ السلام تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے اے فاطمہ بنت اسد آپ میرے لئے میری والدہ کے بعد والدہ کے قائم مقام تھیں نبی کریم نے ان کو اپنا قمیص بطور کفن کے دیا جو غسل کے بعد ان کو پہنایا گیا پھر آپ نے اسامہ ابو ایوب انصاری عمر بن خطاب اور غلام اسود کو بلا کر قبر کھودنے کے لئے ارشاد فرمایا ان حضرات نے قبر کھو دی جب لحد بنانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے خود اپنے ہاتھ سے لحد تراش کر کے اس کی مٹی نکالی جب قبر تیار ہو گئی تو حضور قبر میں اتر کر لیٹ گئے اور فرمایا خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے خود زندہ ہے اس پر موت نہیں اے اللہ فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرمادے اس کو صحیح جواب سمجھادے اور اس کی قبر کو فراخ فرمادے میرے وسیلے سے اور سابق انبیاء کے توسل سے تو ارحم الراحمین ہے اور فاطمہ بنت اسد پر چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی پھر لحد میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور حضرت عباس اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اتارا

ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا میں نے اپنا قمیص اس لئے دیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت میں داخل کریگا اور بہشتی حلہ پہنائیگا اور قبر میں اس لئے لیٹا کہ قبر کی

marfat.com

وحشت جاتی رہے اور فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی کہ خدا نے فرمایا وہ جنتی ہے اور ستر ہزار فرشتوا نے ان کی نماز جنازہ پڑھی

(ص ۱۵۲۔ طبرانی اوسط ص ۸۹۸۔ وفاء الوفا۔ ص ۱۸۳۔ رحمتہ للعالمین)

سوال نمبر ۵۹۔ حضور علیہ السلام کی کون سی زوجہ ہے کہ جس کو تین پیغمبروں سے نسبت ہے؟

الجواب حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم صفیہ کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک زیادہ عزت والی ہیں کیونکہ ہم ایک تو نبی کی ازواج ہیں دوسرے ان کے چچا کی بیٹیاں ہیں. جب اس بات کا علم حضرت صفیہ کو ہوا تو وہ رونے لگیں اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لے آئے دریافت فرمایا کیوں رو رہی ہو عرض کی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے یہ بات کی ہے فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے افضل کیسے ہو سکتی ہو میرے خاوند حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں حضرت ہارون علیہ السلام میرے باپ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے چچا ہیں

(ص ۲۲۹۔ ۲ ترمذی شریف)

سوال نمبر ۶۰۔ وہ کون سا شہر ہے جس کی زمین کو جبریل نے کعبہ کا طواف کرایا

الجواب جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے یہ دعا مانگی

و اذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا بلدا آمنا و ارزق اھلہ من الثمرات

ترجمہ اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی اے میرے رب اس شہر کو

marfat.com

باعث امن بنا دے اور یہاں کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق دے تو جبرئیل کو حکم ہوا وہ اپنے پروں پر ملک شام سے کچھ زمین اٹھا کر لے آئے اور اسے سات مرتبہ کعبہ کا طواف کرایا اور پھر اسے مکہ مکرمہ سے چند میل دور دو پہاڑوں پر رکھ دیا اس لئے اس کا نام طائف ہو گا عرب جیسے گرم اور خشک ملک میں مکہ معظمہ کے بالکل قریب ہی وہ جگہ بھی رکھ دی گئی جہاں کی ہوا خود سرد رہتی ہے اور قسم قسم کی نفیس میوے بکثرت پیدا ہوتے ہیں جس سے مکہ مکرمہ کی منڈی پھلوں سے بھری رہتی ہے

(ص ۶۸۷ ۔ ا ۔ اشرف التفاسیر ' ص ۱۶۷ ۔ تفسیر عزیزی ' ص ۹۰ شفا الغرام)

سوال نمبر ۶۱ ۔ وہ کون سے سات مقامات ہیں جہاں نماز جائز نہیں ؟

الجواب مندرجہ ذیل سات مقامات پر نماز جائز نہیں

کعبہ کی چھت ' مقبرہ ' کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ' جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ ' حمام ' اونٹوں کا باڑہ اور راستے کے بیچ میں

(ص ۱۶۴ شفا الغرام)

سوال نمبر ۶۲ ۔ کس کس نبی کی زبان عربی تھی ؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پانچ انبیاء علیہم السلام کی زبان عربی تھی ۔

۱ ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

۲ ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام

۳ ۔ حضرت شعیب علیہ السلام

۴ ۔ حضرت صالح علیہ السلام

marfat.com

۵۔ حضرت ہود علیہ السلام

(ص ۱۳۔ ۲ شفا الغرام باخبار البلد الحرام)

سوال نمبر ٦۳۔ وہ کونسا پانی ہے جو نہ زمین سے نکلتا ہے نہ آسمان سے برستا ہے ایسے ہی پانی کی ایک شیشی بلقیس نے حضرت سلیمان کو بھیجی تھی؟

الجواب وہ پانی جو نہ تو زمین سے نکلتا ہے نہ آسمان سے برستا ہے وہ پسینہ ہے چنانچہ بلقیس نے اپنے گھوڑوں کو گرمی میں دوڑایا ان کو پسینہ آیا اس پسینے کو لیکر ایک شیشی میں ڈالا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا

(روض الریاحین ص ۱۱۱)

سوال نمبر ٦۴۔ وہ کون سے دو درخت جن کی شاخوں کا کاٹو تو پانی نکلتا ہے ایک شاخ کو دوسری شاخ پر رکڑو تو آگ نکلتی ہے؟

الجواب عرب میں دو درخت پائے جاتے ہیں جن میں ایک کا نام مرخ دوسرے کا نام عفار ہے دونوں کی شاخون کو کاٹو تو پانی نکلتا ہے اور اگر ایک شاخ کو دوسری شاخ پر رگڑو تو آگ نکلتی ہے خدا تعالیٰ کی کمال قدرت ہے کہ شاخوں کا پانی آگ کو نہیں بجھاتا اور شاخوں میں پوشیدہ آگ لکڑی کو نہیں جلاتی

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

الذی جعل لکم من الشجر الا خضر نارا فاذا انتم منه تو قدون

ترجمہ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سر سبز و شاداب درخت سے آگ پیدا کی جبھی تم اسے سلگاتے ہو۔

marfat.com

(ص ۲۱۳۸ - ۲۳ - اردو ترجمہ روح البیان)

سوال نمبر ۶۵ - خدا تعالیٰ کی معلومات کتنی اقسام کی ہیں اور کونسی ہیں؟

الجواب اللہ تعالیٰ کی معلومات چار اقسام کی ہیں۔

ا۔ تمام موجودات جو ماضی حال اور استقبال کسی بھی زمانے میں بالفعل موجود ہونگے۔

ب۔ تمام معدومات جو کسی بھی زمانے میں موجود نہیں ہوئے۔

ج۔ جو موجود ہیں وہ اگر موجود نہ ہوتے بلکہ حالت عدم میں ہوتے ان کا کیا حال ہوتا

د۔ جو ازل ابدا معدوم ہیں وہ اگر موجود ہوتے تو کس طرح ہوتے۔

(ص ۳۶۲ - ۴ تفسیر کبیر)

سوال نمبر ۶۶ - عبد اللہ ابن ابی رئیس المنافقین کے مرنے پر بنی کریم السلام نے اسے اپنا کرتہ دیا اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا۔؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب منافقوں کا سردار عبد اللہ بن ابی مرض وفات میں مبتلا ہوا تو حضور علیہ السلام علیہ السلام اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس نے آپ کی بارگاہ میں گذارش کی میری وفات کے بعد میری نماز جنازہ بھی پڑھیں اور میری قبر پر کھڑے بھی ہوں بعد ازاں اس نے حضور کی قمیص منگوائی حضور نے دو عدد قمیص زیب تن فرما رکھیں تھی اوپر والی قمیص اتار کر بھیج دیا اس نے وہ واپس کر دیا اور کہا مجھے وہ قمیص دیں جو جسد اقدس کے ساتھ لگا ہوا ہے تاکہ میں اسے بطور کفن استعمال کروں حضرت عمر نے عرض کی آپ ایک پلید اور ناپاک انسان کو قمیص دے رہے ہیں سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میرے قمیص کا اسے فائدہ نہ ہوگا البتہ میری قمیص کی برکت سے ایک ہزار منافق مخلص مومن بن جائیں گے منافق ہمیشہ عبد اللہ

marfat.com

بن ابی کے پاس موجود رہتے تھے انہوں نے جب دیکھا اس نے نبی کی قمیص سے نفع حاصل کرنا چاہا تو وہ ایک ہزار منافق مخلص مومن بن گے۔

(ص ۲۸۲۔ ۴ تفسیر کبیر، ص ۴۰۔ ۴ مرقاے)

سوال نمبر۶۷۔ وہ دس اشیاء کون سی ہیں جن کو قرآن نے نور کہا ہے

الجواب مندرجہ ذیل دس اشیاء کو قرآن نے نور کہا ہے

۱ ذات خداوندی اللہ مور السموت والارض

۲ رسول خدا۔ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین

۳ قرآن۔ واتبعوا النور الذی انزل معہ

۴ ایمان۔ یریدون ان یطفو نور اللہ بافواھھم

۵ عدل۔ واشرقت الارض بنور ربھا

۶ چاند کی روشنی۔ وجعل القمر نورا

۷ دن۔ وجعل الظلمات والنور

۸ بیناء۔ انا انزنا التوراۃ فیھا ھدی و نور

۹ انبیاء نور علی نور

۱۰ معرفت۔ مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح

(ص ۲۶۔ ۶ تفسیر کبیر)

سوال نمبر۸۶۔ مرد کو مرد سے عورت کو عورت سے مرد سے اور مرد کو عورت سے کونسے اعضاء پردے میں رکھنے چاہئیں؟

الجواب پردے کی چار اقسام ہیں

۱ مرد کا مرد سے پردہ۔

marfat.com

۲ عورت کا عورت سے پردہ۔

۳ عورت کا مرد سے پردہ۔

۴ مرد کا عورت سے پردہ۔

تفصیل ملاحظہ ہو

نمبرا مرد کا مرد سے پردہ

مرد مرد کی ناف سے لیکر گھٹنے تک کے علاوہ باقی سارے بدن کو دیکھ سکتا ہے اور امام اعظم کے نزدیک گھٹنہ پردے میں شامل ہے امام مالک کے نزدیک ران پردے میں شامل نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ران بھی پردے کی جگہ ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ حضرت حذیفہ اپنی ران سے کپڑا ہٹائے مسجد میں بیٹھے تھے کہ نبی کریم کا گزر ہوا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنی ران پر کپڑا ڈال لو یہ پردہ کی جگہ ہے اور حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے فرمایا اے علی نہ تو اپنی ران کو ننگا کرنا اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کی ران بے پردہ دیکھنا

اگر کسی مرد کا دوسرے مرد کا چہرہ یا سارا بدن دیکھنے میں شہوت یا فتنے کا اندیشہ ہو مثلا خوبصورت بغیر داڑھی کے لڑکا ہے تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ مرد مرد کے ساتھ ایک چارپائی پر سوئے اگرچہ دونوں چارپائی کے ایک ایک کنارے پر ہوں کیونکہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑا میں اکٹھی ہو اور مرد کا مرد کے ساتھ بغلگیر ہونا مکروہ ہے اور چہرہ چومنا بھی مکروہ ہے ہاں اپنے بیٹے کو شفقت کی بناء پر چوم سکتا ہے اور مصافحہ کرنا مستحب ہے جیسے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے کیا اس کے لئے وہ جھک جائے فرمایا نہیں عرض کیا اس کو چوم لے فرمایا نہیں عرض کی کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہاں

marfat.com

نمبر۲۔ عورت کا عورت سے پردہ

عورت کا عورت سے پردہ اسی طرح ہے جیسے مرد کا مرد سے پردہ یعنی ناف سے لے کر گھٹنے تک کے سوا بقیہ سارا بدن ایک عورت دوسری عورت کا دیکھ سکتی ہے لیکن اگر فتنے کا خوف ہو تو باقی سارا بدن بھی دیکھنا ناجائز ہے کافر عورت مسلمان عورت کا جسم نہیں دیکھ سکتی کیونکہ وہ دین میں اجنبی ہے۔

عورت کا مرد سے پردہ

ایک لحاظ سے عورت کی تین حیثیتیں ہیں

ا اجنبیہ عورت

ب محرم عورت

ج بیوی یا کنیز

ا اگر عورت اجنبیہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں آزاد عورت یا کنیز اگر وہ آزاد عورت ہے تو اس کا سارا بدن پردے کی جگہ ہے سوائے چہرے اور ہاتھ کے باقی جسم کے کسی حصے کو دیکھنا جائز نہیں کیونکہ خرید و فروحت میں چہرے کا دیکھنا اور چیز کے لینے دینے میں ہاتھ کا دیکھنا ناگریز ہے چہرے اور ہاتھ کا دیکھنا جائز ہے اس کی تین اقسام کے احکام حسب ذیل ہیں

نمبر۱۔ چہرہ اور ہاتھ دیکھنے میں نہ کوئی غرض ہو نہ کوئی فتنہ۔

نمبر۲۔ چہرہ اور ہاتھ کے دیکھنے میں فتنہ نہ ہو کوئی غرض ہو

نمبر۳۔ چہرہ اور ہاتھ کے دیکھنے میں فتنہ بھی ہو اور غرض بھی ہو

پہلی قسم

ارادہ کے ساتھ اجنبیہ کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے جب کہ کوئی غرض نہ ہو اور اگر اچانک اس پر نظر پڑھ جائے تو نظر پھیر لے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے

marfat.com

قل للمومنین یغضوا من ابصاراھم ترجمہ مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور بعض علماء نے یہ فرمایا کہ اگر فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو ایک مرتبہ دیکھ لینا جائز ہے امام اعظم نے فرمایا بار بار دیکھنا جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان السمع والبصر والفوادکل اولئک کان عنہ مسوہ

ترجمہ بے شک کان آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائیگا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے علی ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو پہلی نظر تمہاری ہے اور دوسری تمہاری نہیں یعنی پہلی نظر پر پکڑ نہیں دوسری پر مواخذہ ہو گا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا اچانک نظر کا کیا حکم ہے فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔

دوسری قسم

یعنی عورت کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنے میں کوئی غرض ہو لیکن فتنہ نہ ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو چہرہ اور ہاتھ دیکھنا جائز ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک انصاری عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی کسی عورت سے منگنی کرے تو اسے دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی حضور علیہ السلام نے فرمایا تو نے اسے دیکھ لیا ہے میں نے عرض کی میں نے اسے دیکھا نہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ یہ دیکھ لینا تم دونوں کے لئے ہمیشہ مل جل کر رہنے میں مد و معاون ہو گا معلوم ہوا

marfat.com

نکاح کی غرض سے کسی عورت کے چہرے اور ہاتھ کو دیکھ لینا جائز ہے۔

دوسری صورت جب کسی کنیز کو خریدنے کا ارادہ ہو تو اس کے پردے کی جگہ کے علاوہ باقی جسم یعنی چہرہ اور ہاتھ وغیرہ دیکھنے کی اجازت ہے۔

تیسری صورت اگر عورت کسی وقت گواہی دے تو اسے چہرے کو دیکھنا جائز ہے تاکہ بوقت ضرورت اس کی پہچان ہو سکے۔

تیسری قسم

چہرہ اور ہاتھ دیکھنے میں فتنہ بھی ہوا اور غرض بھی ہو اور یہ دیکھنا شہوت کے لئے ہو تو یہ ممنوع ہے چنانچہ حدیث نبوی ہے کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں تورات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے اور اکثر شہوت ایک طویل غم کو جنم دیتی ہے

اجنبی مرد اجنبیہ عورت کے بدن کو نہیں دیکھ سکتا لیکن اگر مرد حکیم اور امین ہے تو علاج کے لئے دیکھنے کی اجازت ہے یا اگر پانی میں ڈوب رہی ہے آگ میں جل رہی ہے تو ضرور اس کا بدن دیکھ سکتا ہے تاکہ اسے غرق ہونے یا آگ میں جلنے سے بچایا جا سکے اگر عورت محرم ہے نسبی رضاعی اور مہری رشتہ کے اعتبار سے تو اس کی پردہ کی جگہ ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ہے امام اعظم کا مسلک یہ ہے کہ اس کے پردے کی جگہ وہ حصہ بدن ہے جو کام کاج کے وقت ظاہر نہیں ہوتا۔

لیکن اگر عورت بیوی ہے یا مرد کی کنیز تو مرد اپنی بیوی اور کنیز کے سارے بدن کو دیکھ سکتا ہے۔

نمبر ۴ مرد کا عورت سے پردہ

اگر عورت اجنبی ہے تو مرد کی پردہ کی جگہ اصح قول کے مطابق ناف اور گھٹنے کا درمیانی

marfat.com

حصہ ہے اس کے خلاف عورت کا سارا بدن پردے کی جگہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ عورت کا بدن کھلا ہو تو نماز نہیں ہوتی تو عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ قصداً مرد کو دیکھے اس سے فتنہ کا خدشہ اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ بار بار کسی مرد کو دیکھے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں موجود تھیں کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم حضور کی بارگاہ میں تشریف لائے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے دونوں ازواج مطہرات سے فرمایا پردے میں چلی جاؤ حضرت ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے ہمیں دیکھ نہیں سکتا فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو تمہیں نظر نہیں آتا

اور اگر عورت محرم ہے تو مرد کے پردے کی جگہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ہے اور اگر مرد عورت کا خاوند یا کنیز کا مالک و آقا ہے تو اس کا سارا بدن دیکھ سکتا ہے اور مرد خالی گھر میں سارے کپڑے اتار کو نہ بیٹھے ایسی حرکت ناجائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ننگا بدن ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ فرشتے رہتے ہیں جو صرف دو اوقات میں تم سے جدا ہوتے ہیں بیت الخلا میں جاتے وقت اور بیوی سے ہمسری کے وقت

سوال نمبر۶۹۔ سمندر کا پانی میٹھا ہوتا تھا بعد میں کھاری اور نمکین کیوں ہو گیا؟

الجواب پہلے زمین سبزہ زار ہوتی تھی ہر درخت پھل دار ہوتا تھا اور سمندر کا پانی میٹھا ہوتا تھا اور شیر وغیرہ درندے گائے اور بکری کو نہ کھاتے تھے لیکن جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو زمین خشک ہو گئی بعض درختوں پر کانٹے نکل آئے اور سمندر کا پانی کھاری اور نمکین ہو گیا۔

(ص ۳۳۷۔ ۷ تفسیر مظہری)

marfat.com

سوال نمبر ۷۰۔ قطب زماں کو کتنا علم دیا جاتا ہے؟

الجواب کوئی ولی مقام قطبیت پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو حروف مقطعات کا علم حاصل نہ ہو جائے۔

(ص ۸۷۔ ۲ الیواقیت والجواہر)

مثال۔ خدا تعالیٰ نے شہباز لا مکانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی کو علمائے راسخین میں سے ایک ممتاز ہستی بنایا نبی کریم کی وراثت کے طور پر آپ کو قرآنی متشابہات کے اسرار اور حروف مقطعات کے رازوں سے آگاہ فرمایا خود فرماتے ہیں۔

پہلے میں یہ خیال کرتا تھا کہ متشابہات اور حروف مقطعات کا علم صرف خدا جانتا ہے اور علمائے راسخین کے لئے صرف ان پر ایمان لانا ضروری ہے آخر کار جب خدا تعالیٰ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس فقیر (حضرت مجدد الف ثانی) حروف مقطعات کا علم ظاہر فرمایا تو پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ علمائے راسخین پر یہ علم ظاہر فرما دیتا ہے اور ان کو ان کے راز سے حظ وافر عطا فرماتا ہے اور فرماتے ہیں کہ حروف مقطعات میں ہر حرف ایک سمندر ہے جس کی امواج محب و محبوب کے درمیان خفیہ راز ہیں۔

(ص ٦٦۔ حضرات القدس)

علاوہ ازیں علامہ عبد الوہاب شعرانی نے حضور سیدنا غوث اعظم کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت کو ایک جہاں تصور کر لو اور اس جیسے سولہ عالم اور ہوں اور ان تمام عالمین کی معرفت قطب عالم میں ہونی چاہیے۔

(الیوقیت والجواہر ص ۸۱۔ ۲)

نیز قطب عالم کی نگاہ لوح محفوظ پر رہتی ہے اور لوح محفوظ میں ایک لاکھ انتیس ہزار چھ سو اقسام کے علوم ہیں جن پر قطب عالم کو آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

(الکبریت الاحمر ص ۱۳۔ ۱)

marfat.com

حضرت غوث اعظم قطب عالم کے مرتبے پر فائز ہوئے خود فرماتے " درست العلم حتی صرف قطبا " یعنی میں علم پڑھ کر مرتبہ قطبیت پر فائز ہوا آپ فرماتے ہیں

وعزۃ ربی ان السماء و الاشقیا لیعرضون علی عینی فی الوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علم اللّٰہ

(ص ۲۲ بھجتہ الاسرار)

ترجمہ۔ مجھے میرے رب کی عزت کی قسم نیک بخت اور بد بخت لوگ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھیں لوح محفوظ پر رہتی ہیں اور میں خدا کے علم کے سمندروں میں غوط زن رہتا ہوں۔

سید عبدالعزیز دباغ مصری فرماتے ہیں کہ لوح محفوظ کے تین رخ ہیں ایک رخ پر دنیا اور اہل دنیا کے حالات لکھے ہوئے ہیں دوسرا رخ جنت کی طرف ہے جس پر جنت اور اہل جنت کے حالات درج ہیں تیسرا رخ دوزخ کی طرف ہے جس پر دوزخ اور اہل دوزخ کے حالات تحریر ہیں چونکہ غوث اعظم کی نگاہ لوح محفوظ پر رہتی ہے اس لئے آپ دنیا اور اہل دنیا جنت اور اہل جنت دوزخ اور اہل دوزخ کے جملہ حالات واقف ہیں

(ص ۲۵۱۔ ابریز)

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے۔

لو لا لجام الشریعۃ علی لسانی لا خبر تکم بما تاکلون و ما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقوایر یری مافی بواطنکم وظواہر کم

(ص ۲۴ بجتہ الاسرار)

ترجمہ اگر میری زبان پر شریعت کی لگام نہ ہو تو میں تمہیں خبر دے دوں جو کچھ تم گھروں میں کھاتے ہو یا مرتے دم تک کھاؤ گے جو بچاتے ہو یا مرتے دم تک بچاؤ گے تم میرے سامنے ایسے ہو جیسے شیشے کے برتن جو تمہارے ظاہر اور باطن میں ہے وہ دکھا دیا جاتا ہے

چونکہ تاکلون اور تدخرون مضارع کے صیغے ہیں اور مضارع میں حال اور استقبال

marfat.com

دونوں زمانے پائے جاتے ہیں آپ کے اس ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین سے ہر پیدا ہونے والے دانے کو جانتا ہوں کہ وہ کب پیدا ہو گا کب مکمل پودا بنے گا کب اس کو سٹے لگیں گے کب وہ پک کر تیار ہونگے گندم کی فصل کب کاٹی جائیگی کب بھوسے سے گندم الگ کی جائیگی گندم کس مارکیٹ میں آئے گی کون خرید کر گھر لائے گا کس چکی میں آٹا پیسا جائے گا کون گوندے گا کون پکائے گا کون کھائے گا کتنا کھائے گا اور کتنا بچائے گا۔ میں یہ تفصیل جانتا ہوں۔

ایک اور مقام پر حضور غوث اعظم نے فرمایا

قد فتح لقلبی الان سبعون بابا من العلم اللدنی سعته کل باب منها کسعه مابین السماء والارض

(ص ۲۵۔ بہجۃ الاسرار)

ترجمہ اب میرے دل میں علم لدنی کے ستر دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور ہر دروازے کی وسعت ایسی ہے جیسے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ

قطب زماں کامل ولی ہوتا ہے اور ولی کب بنتا ہے سنئے حضرت علی الخواص جو پیرو مرشد ہیں حضرت امام عبد الوہاب شعرانی کے فرماتے ہیں۔

لا یکمل الرجل عند نا حتی یعلم حرکات مریدہ فی انتقالہ فی الا صلاب و هو لطفه من یوم الست بر بکم الی استقرارہ فی الجنة او النار

(الکبریت الاحمر ص ۱۶۵)

ترجمہ ہمارے نزدیک تو آدمی اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کو اپنے مرید کی حرکتیں اس کے آباء کی پیٹھ میں معلوم نہ ہوں یعنی جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ یوم الست سے کس کس کی پیٹھ میں ٹھہرا اور اس نے کس وقت حرکت کی یہاں تک کہ اس کے جنت یا دوزخ میں قرار پکڑنے تک کے حالات جانے۔

علامہ عبد الوہاب شعرانی نے لکھا کہ

ولی کامل کو علم کی جن منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے وہ دو لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوے

marfat.com

منزلیں ہیں اور ایک منزل پر اللہ تعالیٰ اپنے کامل ولی کو اتنا علم عطا فرماتا ہے جو عام انسان کی عقل میں نہیں آسکتا

(ص ۸۸ ۔ ۲ الیواقیت والجواہر)

سوال نمبر۱۷ ۔ پیر بننے کے لئے کن کن شرائط کا ہونا ضروی ہے ؟

الجواب پیر بننے کیلئے پانچ شرائط ہیں

ا۔ صحیح العقیدہ ہی پیر ہو سکتا ہے بد عقیدہ پیر نہیں بن سکتا۔

ب۔ پیر کا عالم ہونا ضروی ہے اسے اتنا علم ہونا چاہیے کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے تلاش کر سکے۔

ج۔ وہ اعلانیہ فسق وفجور کا مرتکب نہ ہو۔

د۔ وہ کسی پیر کا خلیفہ مجاز ہو۔

ن۔ اس کا سلسلہ طریقت نبی کریم تک پہنچتا ہو منقطع السلسلہ نہ ہو۔

سوال نمبر۲۷ ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر کیوں ہیں ؟

الجواب عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں اور یہ ایک عظیم تہمت اور بہتان ہے دنیا میں سورج کو پوجا کرنے والے بھی بکثرت ہوئے ہیں اور سورج کو معبود تصور کرنا بھی ایک عظیم افتراء اور بہتان ہے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر ٹھہرایا تاکہ بہتان کی نحوست چوتھے آسمان کے اوپر نہ جائے۔

(ص ۸۲ سبع سنابل)

سوال نمبر۳۷ ۔ حرمت نکاح کے کیا اسباب ہیں ؟

marfat.com

الجواب حرمت نکاح کے متعدد اسباب ہیں مثلاً

۱۔ نسب جیسے ماں بیٹی بہن خالہ پھوپھی بھانجی۔

۲۔ رضاعت جن کے ساتھ دودھ کا رشتہ ہو مثلاً دودھ پلانے والی ماں اور اس کی بیٹی بہن رضاعی بھائی بہن کی اولاد اپنے بہن بھائی کی رضائی اولاد بھتیجی وغیرہ۔

۳۔ مصاہرت اپنے اصول مثلاً باپ داد نانا اور اپنی فروغ مثلاً بیٹا پوتا نواسہ ان کی بیبیاں یا جن عورتوں کو انہوں نے شہوت سے ہاتھ لگایا یونہی ماں دادی نانی۔

۴۔ شرک غیر کتابی کافرہ عورت مسلمان پر حرام ہے۔

۵۔ ارتداد۔ جو عورت مسلمان ہو کر اسلام سے نکل جائے اس سے نکاح حرام ہے اگرچہ اہل کتاب کا دین اختیار کر لے۔

۶۔ جب چار عورتیں نکاح میں موجود ہوں تو پانچویں سے نکاح حرام ہے۔

۷۔ دو محارم کو جمع کرنا مثلاً ایک عورت نکاح میں موجود ہے تو جب تک یہ نکاح میں ہے اس کی بہن پھوپھی خالہ بھتیجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے۔

۸۔ جب کوئی آزاد عورت نکاح میں ہو تو اس کے ہوتے ہوئے کنیز سے نکاح حرام ہے۔

۹۔ عورت کو تین طلاقیں دے چکا ہو تو بغیر حلالہ اس سے نکاح حرام ہے۔

۱۰۔ جس عورت سے لعان کر چکا ہو جب تک اپنے نفس کی تکذیب نہ کرے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

۱۱۔ جو عورت دوسرے کے نکاح میں ہے اس سے نکاح کرنا حرام ہے۔

۱۲۔ وہ عورت جو دوسرے کی عدت میں ہو اس سے بھی نکاح حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ ص ۱۲۲۔ ۵ کتاب النکاح باب المحرمات)

سوال نمبر ۴۷۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا کس شرف کی بنا پر اسے اشرف المخلوقات کہا گیا؟

marfat.com

الجواب خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوت بنایا اس کی وجہ قوت وطاقت نہیں کیونکہ اونٹ انسان سے زیادہ زور آور ہے اور نہ یہ شرف انسانی عظمت جثہ کی بناء پر ہے کیونکہ ہاتھی کا جسم انسان سے بڑا ہے اور نہ یہ شرافت شجاعت کی بنا پر ہے کیونکہ شیر انسان سے زیادہ بہادر ہے نہ یہ شرف زیادہ اکل وشرب کی بنا پر ہے کیونکہ بیل انسان سے زیادہ کھاتا ہے اور نہ کثرت جماع کی بناء پر یہ مقام حاصل ھے کیونکہ چڑیا اس وصف میں انسان سے کہیں زیادہ ہے انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ صرف علم ہے۔

(ص ۲۵۶ احسن المواعظ)

سوال نمبر ۷۵۔ صبح کے وقت ایک مرد کے لئے ایک عورت کو ناجائز نگاہ سے دیکھنا حرام تھا جب دن چڑھ گیا تو اسی مرد کو اس عورت کا دیکھنا ہر طرح جائز ہو گیا جب سورج ڈھلا تو پھر دیکھا حرام ہو گیا وہی عورت اسی مرد پر عصر کے وقت حلال ہو گئی مگر جب مغرب کا وقت ہوا تو پھر دیکھنا حرام ہو گیا جب عشاء کا وقت ہوا تو پھر حلال ہو گیا پھر آدھی رات کے وقت وہی عورت اس مرد پر حرام ہو گئی مگر صبح کے وقت پھر حلال ہو گئی بتاؤ یہ عورت کیوں حلال ہوئی کیا بات پیدا ہوئی؟

الجواب خلیفہ مامون عباسی نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت محمد الجواد سے کرنا چاہا تو بہت سے عباسی گھرانے کے لوگ مانع ہوئے خلیفہ مامون نے فرمایا کہ ایسی تھوڑی سی عمر میں ایسا علم نہ میں نے دیکھا سنا تم میں سے کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی اس لڑکے سے مناظرہ نہیں کر سکتا اور نہیں تو تم کس کو بلالو میں محمد الجواد کو بلاتا ہوں یہ بات قرار پائی کہ یحی بن اکثم کو بلایا وہ فقیہ عالم ہیں ان سے مناظرہ ادھر سے یحی آئے ادھر سے محمد الجواد آئے اول یحی بن اکثم نے سوالات کیئے ان کے جوابات بھرے دربار میں محمد الجود نے بڑے

marfat.com

دندان شکن دئے جب جوابات دے چکے تو خلیفہ مامون نے کہا اے جواد تم بھی سوال کرو اور اب لو حضرت محمد الجواد نے یحییٰ بن اکثم سے ایک فقہی سوال کیا۔ اے یحییٰ بتاؤ کیونکر ہو سکتا ہے صبح کے وقت ایک مرد کے لئے ایک عورت کو ناجائز نگاہ سے دیکھنا حرام تھا جب دن چڑھ گیا تو اسی مرد کو اس عورت کو دیکھنا جائز ہو گیا جب سورج ڈھلا تو پھر دیکھنا حرام ہو گیا مگر وہی عورت اسی مرد کو عصر کے وقت پھر حلال ہوئی مگر جب مغرب کا وقت ہوا تو پھر دیکھنا حرام ہو گیا جب عشاء کا وقت ہوا تو پھر دیکھنا حلال ہوا جب آدھی رات ہوئی تو پھر اس عورت کو دیکھنا اس مرد کو حرام ہوا مگر جب صبح ہوئی پھر حلال ہو گئی بتاؤ کیوں حرام ہوئی اور کیوں حلال ہوئی کیا بات پیدا ہوئی یحییٰ بن اکثم باوجود وسیع علم کے اس سوال کے جواب سے عاجز و لاچار ہو گئے محمد الجواد نے خود ہی اس کا جواب دیا کہ

در اصل یہ عورت کسی شخص کی کنیز تھی اس کو ایک اجنبی شخص نے بری نظر سے دیکھا وہ دیکھنا اسے حرام تھا مگر کچھ دن چڑھے اس اجنبی شخص نے اس کنیز کو خرید لیا اب اسے دیکھنا حلال ہو گیا ظہر کے وقت اس لونڈی کو آزاد کر دیا اب یہ پھر غیر محرم ہوئی اس کو دیکھنا پھر حرام ہو گیا عصر کے وقت اس عورت سے نکاح کیا اب دیکھنا حلال ہو گیا مغرب کے وقت اس منکوحہ سے ظہار کر لیا یعنی ماں کی طرح منہ سے کہہ دیا اب اس کو دیکھنا حرام ہوا عشاء کے وقت اس ظہار کے کفارہ میں غلام آزاد کر دیا ظہار کا حکم ساقط ہو گیا اب پھر دیکھنا حلال ہو گیا جو آدھی رات ہوئی تو اس عورت کو طلاق رجعی دے دی پھر حرام ہو گئی صبح کے وقت پھر رجوع کر لیا حلال ہوئی سب لوگ اس علمی کمال کو دیکھ کر حیران رہ گئے مامون نے بر سر دربار کہا اب تو میں اپنی بیٹی کا نکاح ان کے ساتھ کر دوں سب نے اجازت دے دی حضرت محمد الجواد کا نکاح خلیفہ مامون کی بیٹی سے ہو گیا۔

(ص ۲۰۶ الصواعق المحرقہ)

سوال نمبر ۷۶ ۔ وہ کون سا قیدی ہے جس کو قید خانے میں سانس لینے کی اجازت نہیں اور وہ بغیر سانس لئے زندہ رہتا ہے؟

marfat.com

الجواب جو قیدی قید خانہ میں سانس نہیں لیتا وہ بچہ ہے جو ماں کے شکم میں قید ہے اور خدا نے اس کے سانس لینے کا ذکر نہیں کیا اور نہ وہ سانس لیتا ہے اور اس کے باوجود وہ زندہ رہتا ہے۔

سوال نمبر ۷۷۔ وہ کون بزرگ ہستی ہے جس نے ایسی جگہ سجدہ کیا جس جگہ پر آج تک کسی نے سجدہ نہ کیا؟

سوال نمبر ۷۸۔ وہ کون سا انسان ہے جس کو خدا نے چار اندھیروں میں گرفتار رکھا؟

ان دونوں سوالوں کا جواب

الجواب جب حضرت یونس علیہ السلام قوم سے ناراض ہو کر چلے تو آگے چل کر ایک کشتی میں سوار ہوئے دریا میں طوفان نمودار ہوا قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے مشورہ یہ ہوا کہ کسی آدمی کو دریا میں ڈال دینا چاہئے کہ وزن کم ہو جائے قرعہ ڈالا گیا تو وہ حضرت یونس کے نام نکلا کسی نے اپ کو دریا میں ڈالنا پسند نہ کیا دوبارہ قرعہ اندازی ہوئی۔ آپ ہی کا نام نکلا تیسری مرتبہ قرعہ اندازی ہوئی تو بھی آپ کا نام نہ ... حضرت یونس علیہ السلام خود کھڑے ہوئے اور کپڑے اتار کر دریا میں چھلانگ لگا دی بحر اخضر سے ایک مچھلی دریا کاٹتی ہوئی آئی اور آپ کو لقمہ کر گئی لیکن بحکم خدا نہ آپ کی ہڈی توڑی نہ جسم کو کوئی نقصان پہنچایا آپ اس کے لئے غذا نہ تھے بلکہ اس کا پیٹ آپ کے لئے قید خانہ تھا آپ چار اندھیروں میں گرفتار ہو گئے جس مچھلی نے آپ کو نگلا اس مچھلی کو ایک اور مچھلی نے نگل لیا دو اندھیرا اور وہ مچھلی آپ کو سمندر کی تہ میں لے گئی تین اندھیرے چوتھا رات کا اندھیرا آپ جب مچھلی کے پیٹ میں گئے تو سمجھے کہ میں وفات پا گیا ہوں پھر اپنے قدم کو ہلایا تو وہ

marfat.com

ہلا یقین ہوا کہ میں زندہ ہوں وہیں سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے بار الٰہی میں نے تیرے لئے اس جگہ کو سجدہ گاہ بنایا جسے اس سے پہلے کسی نے جائے سجود نہ بنائی ہوگی

(ص ۳۰ - ۱۷ ابن کثیر تفسیر مظہری)

سوال نمبر۷۹ - اسرق الناس یعنی چور لوگوں سے بڑا چور کون ہے

الجواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث ہے

اسرق الناس من یسرق صلاته قیل یا رسول وکیف یسرق صلاته قال لا یتم رکوعها ولا سجودها

(ص ۱۲۱ - ۱ - طبرانی صغیر)

ترجمہ سب لوگوں سے زیادہ چوری کرنے والا وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے کہا گیا نماز میں کیسے چوری کرتا ہے فرمایا نماز میں رکوع اور سجود مکمل طور پر ادا نہیں کرتا۔

سوال نمبر۸۰ - خدا کے وہ کون سے بندے تھے جو سیاہ رات میں تیس میل سے چیونٹی دیکھ لیتے تھے؟

الجواب حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا **لما کلم اللہ موسیٰ کان یبصر دبیب النمل علی الصفا فی الیلة الظلما من میسر عشرہ فراسخ**

(ص ۳۲ - طبرانی صغیر)

ترجمہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو وہ تیس میل سے پتھر پر چیونٹی کا رینگنا دیکھ لیتے تھے۔

marfat.com

سوال نمبر۸۱۔ وہ کون سے پانچ اوقات ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں؟

الجواب عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا

تفتح ابواب السماء لخمس لقرائۃ القرآن وللقاء الزحفین ولنزول المطر ولدعوۃ المظلوم والاذان

(ص ۱۶۹۔ ۱۔ طبرانی صغیر)

ترجمہ پانچ اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں قرآن پڑھتے وقت جب لشکر اسلام کفار سے برسرپیکار ہو جب بارش برس رہی ہو مظلوم کی فریاد کے وقت اور اذان کے وقت

سوال نمبر۸۲۔ وہ کون سی چار چیزیں ہیں جو چار چیزوں سے ملتی ہے؟

الجواب حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جس کو چار چیزیں عطا کی گئیں اس کو چار چیزیں حاصل ہو گئیں اور اس کی فسیر قرآن میں یوں ہے کہ جس کو خدا کی یاف کی توفیق دی گئی خدا اس کو یاد کرتا ہے

ارشاد ربانی ہے .... **اذکرونی اذکر کم** تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں جس کو شکر کی توفیق دی گئی اس کو نعمت میں زیادتی نصیب ہوئی خدا فرماتا ہے **لئن شکر تم لا زید نکم**

اگر تم میرا شکریہ ادا کرو گے تو تمہیں زیادہ دوں گا جس کو دعا مانگنے کی توفیق دی گئی اس کی دعا قبول ہوئی ارشاد ہوتا ہے۔ **ادعونی استجب لکم** مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں

marfat.com

گا۔

جس کو استغفار کی توفیق دی گئی اس کو مغفرت دی گئی ارشاد خداوندی ہے ....

ربکم انہ کان غفارا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بہت بخشنے والا ہے

سوال نمبر ۸۳ ۔ مطلقہ عورت کے پیٹ میں دو بچے کون سے بچے کی ولادت پر عدت ختم ہو گی؟

الجواب اذا طلق الرجل امراتہ و فی بطنھا ولدان ولدت احدھما فقد انقضت العدۃ

(ص ۴۷ ۔ ۲ سنن سعید بن منصور)

ترجمہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اور اس کے پیٹ میں دو بچے ہیں ایک بچہ پیدا ہونے پر عدت ختم ہو جائیگی۔

سوال نمبر ۸۴ ۔ حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات میں صدیق اکبر نے بھی امامت کرائی اور عبد الرحمٰن بن عوف نے بھی لیکن صدیق اکبر حضور کی آمد پر امامت کا مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے آگئے لیکن جب عبد الرحمٰن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے تو حضور آگئے عبد الرحمٰن پیچھے نہیں ہٹے کیا وجہ تھی؟

الجواب جب صدیق اکبر امامت کرا رہے تھے اور حضور علیہ السلام تشریف لے آئے تو اس وقت صدیق اکبر پہلی رکعت کے قیام میں تھے لیکن جب عبد الرحمٰن بن عوف امامت کرا رہے تھے اور حضور علیہ السلام تشریف لے آئے تو اس وقت عبد الرحمٰن ایک رکعت پڑھا چکے تھے اگر اس وقت عبد الرحمٰن صدیق اکبر کی طرح امامت کا مصلیٰ

marfat.com

چھوڑ کر پیچھے آ جاتے اور حضور نماز پڑھاتے تو عبد الرحمٰن اور ان کے مقتدیوں کی تین رکعتیں ہو جاتیں اور حضور کی دو رکعتیں کیونکہ یہ نماز فجر تھی اس طرح عبد الرحمٰن اور ان کے مقتدیوں کی نماز درست نہ ہوتی صدیق اکبر چونکہ ابھی پہلی رکعت میں تھے اس لئے ان کے پیچھے ہٹنے اور حضور کا امام ہو کر نماز پڑھانے سے نماز میں کوئی فرق نہیں آیا

عبد الرحمٰن بن عوف نماز فجر پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت آپ نے پڑھائی تھی اس پر یہ حدیث شاہد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حضرت مغیرہ بن شعبہ کو ساتھ لے کے تشریف لائے اس وقت لوگ حضرت عبد الرحمٰن عوف کے ساتھ نماز فجر کی پہلی رکعت پڑھ چکے تھے رسول خدا لوگوں کے ساتھ مل کر عبد الرحمٰن بن عوف کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے عبد الرحمٰن بن عوف اور ان کے ساتھیوں کی یہ دوسری رکعت تھی اور نبی کریم یہ پہلی رکعت تھی جب عبد الرحمٰن نے سلام پھیرا تو نبی کریم نے قیام فرما کر اپنی دوسری رکعت مکمل کر کے سلام پھیرا جب صحابہ نے حضور کو دیکھا تو گھبرا کر تسبیح کی آواز بلند کی جب حضور نے اپنی نماز پوری فرمائی تو ارشاد فرمایا تم نے اچھا کام کیا۔

(ص ۲۱۹۔ سنن دارمی)

سوال نمبر ۸۵۔ ایک مسلمان نے بیک وقت ایک بیوہ عورت اور ایک کنواری عورت سے شادی کی اولا ان دونوں کے پاس کتنے کتنے دن رہے گا۔؟

الجواب حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا۔

للبکر سبع وللشیب ثلاث

marfat.com

ترجمہ   کنواری عورت کے لئے سات دن ہیں اور جو بیوہ یا مطلقہ ہے اس کے لئے تین دن ہیں۔

(ص ۱۰۱۔ سنن دارمی)

سوال نمبر۸۶۔ جب خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے تجلی نازل کی تو کچھ پہاڑ اڑ گئے وہ کتنے تھے اور کہاں کہاں پہنچے؟

الجواب   حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ کے لئے کوہ طور پر تجلی ڈالی تو سات پہاڑ اڑ گئے ان میں پانچ حجاز میں آگرے اور دو یمن میں جا گرے حجاز میں احد شبیر حراء، ثور، اور ورقان اور یمن میں حصور اور صبیر۔

(ص ۱۲۴۔ ۹۔ طبرانی اوسط)

سوال نمبر۸۷۔ زمین و آسمان کے علاوہ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان کیا کیا حجابات ہیں؟

الجواب   حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے القاسم زمین و آسمان کے علاوہ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان کوئی اور حجاب ہے فرمایا ہاں خدا اور عرش کے گرد جمع ہونے والے فرشتوں کے درمیان آگ کے ستر پردے ہیں اور ستر پردے نور ستر پردے ظلمت کے ستر پردے موٹے ریشم کے ستر پردے باریک ریشم کے ستر پردے سفید موتی کے ستر پردے سرخ موتی کے ستر پردے زرد موتی کے ستر پردے سبز موتی کے ستر پردے نور اور آگ کی روشنی کے ستر پردے برف کے ستر پردے پانی کے ستر پردے بادل کے ستر پردے اولوں

marfat.com

کے اور ستر پردے خدا کی عظمت کے ہیں جس کا وصف بیان سے باہر ہے۔

(ص ۴۳۵۔ ۹ طبرانی اوسط)

سوال نمبر ۸۸۔ وہ کون سی چیز ہے جس کی تلاش میں ہر انسان ہر وقت سرگرداں ہے اور بعض اوقات اس کے حصول کے لئے والدین بیوی بچوں اور دوست احباب سے جدا ہو کر ہزاروں میل کا سفر کر کے دوسرے ملکوں میں چلا جاتا ہے؟

الجواب ہر انسان کی مطلوبہ اور مقصودہ چیز جس کی تلاش میں ہر وقت سرگرداں ہے سکون قلب ہے خدا فرماتا ہے **الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب**

ترجمہ خبردار دلوں کا اطمینان ذکر الٰہی میں ہے اور ذکر خدا کی تین قسمیں ہیں

ا۔ ذکر لسانی

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا شب معراج میں نے ایک شخص کو عرش الٰہی کے قریب نور کے دریا میں مستغرق دیکھا خدا کی بارگاہ میں عرض کی یہ کوئی فرشتہ ہے حکم ہوا نہیں پھر پوچھا یہ کوئی نبی ہے فرمایا نہیں دریافت کیا تو پھر یہ کون ہے ارشاد ہوا کہ ایک مسلمان ہے جس کی زبان دنیا میں ہر وقت یاد الٰہی میں جاری تھی اور دل میں ہر وقت مسجد اور نماز کا خیال رکھتا تھا۔

(ص ۳۹۵۔ ۲۔ الترغیب و الترہیب)

ب۔ ذکر جسمانی

ہاتھ پاؤں آنکھ کان اور مال سے کوئی ایسی بات کی جائے جس سے خدا راضی ہو جائے مثلاً حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک راستے پر کانٹے دار درخت تھا جو لوگوں

marfat.com

کو تکلیف دیتا تھا کوئی شخص آیا اور یہ کہا کہ اس موذی درخت کو دور کرنا بہتر ہے اس نے اس درخت کو کاٹ کر راستہ لوگوں کے لئے صاف کر دیا حق تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا حضور علیہ السلام نے فرمایا میں نے دیکھا کہ وہ شخص اسی درخت کے سایے میں جنت میں آرام کر رہا ہے۔

(مسند امام احمد۔ مسند ابو یعلیٰ)

ج۔ ذکر جنانی

دل سے خدا کو یاد کرنا اور یہ خاص بندوں کو نصیب ہوتی ہے اس کی حالت یہ ہے کہ کوئی سانس خدا کی مرضی کے خلافت نہ نکلے چنانچہ ابو حمزہ محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں ایک رات جب کہ مجھ پر نیند کا غلبہ تھا چلتے چلتے میں ایک کنویں میں گر پڑا گہرا تھا اس سے باہر نکلنے کی کوئی تدبیر کام نہ آئی میں اس میں بیٹھ گیا اتنے میں نے دیکھا کہ دو آدمی اس کے منہ پر آکر کھڑے ہوئے ان میں سے ایک نے کہا یہ کنواں راستے پر ہے کیا اسے یونہی چھوڑ دیں دوسرے نے کہا کیا کرنا چاہتے اس نے کہا اس کا منہ بند کر دینا چاہئے اس وقت میرے دل میں خیال آیا میں اسی کنویں میں موجود ہوں غیب سے ندا آئی توکل ہم پر کرتے ہو اور شکایت دوسروں سے کرتے ہو پس میں خاموش ہو گیا وہ دونوں چلے گئے دیر کے بعد آئے اور کسی چیز سے انہوں نے کنویں کا منہ بند کر دیا میں نے سوچا میں تو قید کر دیا ہوں میں ایک دن رات اسی حال میں رہا دوسرے دن کسی نے مجھے پکارا ہاتف کی آواز سنائی دیتی تھی لیکن نظر نہ آیا تھا اس نے کہا مضبوطی سے مجھے پکڑ لو میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اور ایک سخت چیز میرے ہاتھ کو لگی میں نے اسے پکڑ لیا اس نے مجھے کنویں سے باہر نکالا میں نے جو غور سے دیکھا تو وہ ایک درندہ تھا مجھے ذرا گھبراہٹ ہوئی ہاتف. غیب سے آواز آئی اے ابا حمزہ ہم نے ایک بلا بھیج کر دوسری بلا یعنی مصیبت سے تجھے نجات دی۔

(ص ۳۹۱۔ ا تاریخ بغداد)

marfat.com

سوال نمبر ۸۹ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں جو جنت کا امیدوار نہ ہو نہ دوزخ سے ڈرتا ہو نہ پروردگار سے اور مردار کھاتا ہے نماز پڑھتا ہے مگر نہ رکوع کرتا ہے نہ سجدہ بن دیکھی بات کی گواہی دیتا ہے سچی بات کو ناپسند کرتا ہے فتنہ کو دوست رکھتا ہے رحمت سے بھاگتا ہے یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہے؟

الجواب امام اعظم امام ابو حنیفہ کے مخالفین میں سے ایک شخص نے آکر آپ سے یہی سوال کیا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے اس شخص کا علم ہے اس نے کہا نہیں مگر میں نے اس سے زیادہ برا کسی کو نہیں دیکھا اس لئے آپ سے سوال کیا امام صاحب نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو ان لوگوں نے کہا ایسا شخص بہت برا ہے یہ صفت کافر کی ہے آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ شخص خدا تعالیٰ کا سچا دوست ہے اس کے بعد اس سوال کرنے والے سے فرمایا اگر میں اس کا جواب بتا دوں تو کیا میری بدگوئی سے باز رہے گا اور جو چیز تجھے نقصان دے اس سے بچے گا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ شخص رب جنت کی امید رکھتا ہے اور رب نار سے ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ اپنی بادشاہت میں اس پر ظلم کرے مردہ مچھلی کھاتا ہے جنازہ کی نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع و سجود نہیں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے ان دیکھی بات پر گواہی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ ناپسند کرتا ہے موت کو جو کہ برحق ہے مال و اولاد فتنہ ہے جس کو دوست رکھتا ہے بارش رحمت ہے جس سے بھاگتا ہے یہود و نصاریٰ کے اس قول کی تصدیق کرتا ہے

و قالت الیهود لیست النصاریٰ علی شئی و قالت النصاری لیست الیهود علی شئی

marfat.com

ترجمہ اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہود کچھ نہیں جب اس شخص نے یہ مسکت جوابات سنے تو کھڑے ہو کر امام صاحب کے سر کو چوما اور کہا میں قسم کھا کے گواہی دیتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں۔

(ص ۱۵۷۔ مناقب کردری)

سوال نمبر ۹۰۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں حضرت لقمان حکیم ہوئے ہیں حضور علیہ السلام کی امت میں ان جیسا کون ہے؟

الجواب ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت لقمان کی حکمت یہاں پہنچ چکی تھی اگر وہ چاہتا تو ایک کھیان کے دانوں کے برابر حکمت سے لبریز باتیں کر سکتا تھا یہ بات سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حضرت داؤد علیہ السلام پر رشک پیدا ہوا کہ خدا نے ان کی امت میں حضرت لقمان جیسے حکیم پیدا کئے اس پر جبریل امین دوسری مرتبہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں کھلیان کے دانوں کے برابر حکمت کی باتیں کرنے والے لقمان ہوئے ہیں تو تیرے امت میں بھی ہم کھلیان کے دانوں کے برابر سوالات کے جوابات دینے والے پیدا فرمائیں گے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کے منہ اپنا لعاب دہن ڈالا اور وصیت کہ تو اپنا لعاب دہن ابو حنیفہ کے منہ میں ڈال دینا

(ص ۲۲۔ المناقب للموفق)

سوال نمبر ۹۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت اسلامیہ مندرجہ ذیل صورت کے بارے میں طلاق سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا اگر آج رات تو مجھ سے طلاق مانگے اور

marfat.com

میں طلاق نہ دوں تو تجھ پر تین طلاقیں اس کی بیوی نے کہا اگر میں آج رات تجھ سے طلاق نہ مانگوں تو میرے سارے غلام آزاد اور سارا مال صدقے

الجواب حضرت وکیع بن جراح فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو نیک لوگوں میں سے تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی احادیث کا حافظ تھا ایک دن اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جھگڑا ہوا اور اس وجہ سے وہ دونوں پریشان ہوئے اس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اگر آج رات تو مجھ سے طلاق مانگے اور میں طلاق نہ دوں تو تجھ پر تین طلاقیں اس کی بیوی نے کہا اگر میں آج رات تجھ سے طلاق نہ مانگوں تو میرے سارے غلام آزاد اور سارا مال صدقے بعد میں دونوں پشیمان ہوئے وہ میرے پاس آئے اور کہا ہم دونوں اس آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہمیں اس سے نجات دلائیں میں نے کہا اس بارے میں میرے پاس کوئی علم نہیں لیکن تم دونوں امام ابو حنیفہ کے پاس جاؤ لیکن وہ آدمی اکثر امام ابو حنیفہ کے بارے میں نا زیبا کلمات استعمال کرتا تھا اور امام تک اس کی یہ تمام باتیں پہنچتی رہتی تھیں اس لئے اس آدمی نے کہا مجھے تو ان کے پاس جاتے ہوئے حیا آتی ہے وکیع نے کہا میں تم دونوں کے ساتھ امام صاحب کے پاس چلتا ہوں پہلے میں ان دونوں کے ساتھ ابن ابی لیلی اور سفیان ثوری کے پاس گیا ان دونوں نے کہا اس صورت کا حل ہمارے پاس نہیں پھر میں ان دونوں کے ساتھ امام صاحب کی خدمت میں گیا آپ نے فرمایا تم دونوں نادم ہو اور خدا تعالیٰ سے اپنی قسم کے بارے میں خلاصی چاہتے ہو اور دونوں جدائی پسند نہیں کرتے دونوں نے کہا ہاں آپ نے عورت سے فرمایا اس (خاوند) سے طلاق مانگ اس نے اپنے میاں سے کہا مجھے طلاق دو پھر امام صاحب اس کے خاوند سے فرمایا اب تو کہہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق پھر امام صاحب نے اس عورت سے کہا تو کہہ میں نہیں چاہتی پھر امام صاحب نے فرمایا تم دونوں کی خلاصی ہو گئی پھر آپ نے اس آدمی سے فرمایا ایسے انسان کی بد گوئی سے توبہ کر جو تجھ تک ایسا علم پہنچائے حضرت وکیع فرماتے

marfat.com

ہیں اس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی امام ابو حنیفہ کے لئے ہر نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے
(ص ۱۷۵۔ ۱ المناقب للموفق)

سوال نمبر ۹۲۔ اسلام کی نشرو اشاعت اور استحکام و ترقی کن قوتوں کی مرہون منت ہے؟

الجواب اسلام کی نشرو اشاعت اور استحکام و ترقی جن قوتوں کی مرہوں منت ہے ان میں سر فہرست تین قوتیں ہیں۔

ا۔ قوت علمیہ۔ یہ حضرات علمائے اہل سنت کے علمی کارناموں کا نام ہے۔

ب۔ قوت روحانیہ اس کا وجود مشائخ عظام کے دم قدم سے وابستہ ہے۔

ج۔ قوت دفاعیہ = اس کا منبع و مصدر سلاطین اسلام کا وجود ہے۔

ان میں سے ہر قوت کا اپنا علیحدہ دائرہ کار ہونے کے باوجود ایک کا دوسرے سے چولی دامن کا ساتھ ہے اور قوت روحانیہ باقی دونوں کی معاون و مددفار ہونے کے ساتھ اندرون خانہ سب کی سرپرست ہے مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ مذکورہ جو قوت بھی اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی قدر قاصر رہی اور تساہل اور کوتاہی کی مرتکب ہوئی تو اس کی رہنمائی و رہبری کا فریضہ قوت روحانیہ ہی نے ادا کیا اس کی مردہ رگوں میں تازہ خون دوڑایا اور مصروف عمل بنا دیا قوت علمیہ اور قوت دفاعیہ کو اپنا اپنا دائرہ رکھنے کے باوجود بھی قوت روحانیہ کی سرپرستی میں رہنے اور اس سے استمداد کئے بغیر چارہ کار نہیں۔

قوت علمیہ کی خرابی

ہدایت گمراہی کا سلسلہ حضرات علمائے کرام سے وابستہ ہے یہ حضرت اگر انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث و نائب بن کر کام کریں تو گلشن اسلام میں بہاروں کا دور دورہ ہوتا ہے اور یہی حضرات جب نام نہاد محقق اور مفکرین کر اپنی الگ الگ ڈفلی بجا کر اپنا اپنا راگ

marfat.com

سنانے لگیں یا تن آسانی اور شکم پروری کو اپنا مطمع نظر بنالیں تو دیکھتے ہی دیکھتے گلستان خزاں کی آغوش میں چلا جاتا ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا ہے کہ

جس طرح لوگوں کی نجات علماء کے وجود سے ہے اسی طرح ان کی بربادی کا سبب بھی یہی علماء ہیں بہترین مخلوق بھی ہیں اور بد ترین مخلوق بھی لوگوں کا ہدایت و گمراہی کی طرف گامزن ہونا بھی علماء ہی کے وجود سے وابستہ ہے کسی بزرگ نے شیطان کو اضلال و تفصیل کے کام سے فارغ بیٹھا دیکھا فراغت کا راز معلوم کرنا چاہا تو ابلیس نے جواب دیا کہ میری جگہ اس وقت کے علماء کام کر رہے ہیں پس گمراہ کرنے کے لئے وہ کافی ہیں

(مکتوبات امام ربانی۔ دفتر اول ص ۵۳ مکتوب)

قندیل نورانی محبوب سبحانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمائے سوء کی حقیقت و مضرت کو تفصیل کے ساتھ یوں بیان کیا

علماء سوء پارس کے پتھر کی طرح ہیں جو لوہے اور تانبے کے ساتھ لگنے سے انہیں تو سونا بنا دیتا ہے لیکن خود پتھر ہی رہتا ہے اسی طرح اس آگ کا معاملہ ہے جو بانسوں اور پتھروں میں پوشیدہ ہے کہ اہل جہان کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے لیکن اپنی ہی آگ سے پتھر اور بانس کوئی نفع حاصل نہیں کرتے میں کہتا ہوں کہ ایسے حضرت کا علم الٹا نقصان کا باعث ہے کیونکہ علم نے ان پر حجت تمام کر دی ہے فرمان رسالت ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہو گا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا ان کا علم کیوں ان کے لئے مضر نہ ہو جب کہ علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی عزت ہے اور موجوادت میں اشرف ہے لیکن انہوں نے علم کو کمینی دنیا کمانے مال و زر اور سرداری حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا ہے حالانکہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ذلیل و خوار اور ساری مخلوق سے بد تر ہے جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والی ہے اسے ذلیل کرنا اور جو اس کے نزدیک ذلیل ہے اس کی عزت کرنا کس درجہ دیدہ دلیری کی بات ہے اور قبیح ہے حقیقت میں یہ حق تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ ہے درس و تدرس وعظ و نصیحت اور فتویٰ نویسی وغیرہ اس وقت سود مند ہے جب یہ صرف رضائے الہیٰ کے لئے انجام دیئے جائیں اور جاہ و منصب حصول زر اور

marfat.com

ترقی درجات وغیرہ کی خواہشات سے پاک ہو دنیاوی چیزوں میں زہد اختیار کرنا اور دنیا وما فیہا سے رغبت نہ رکھنا اس کی علامت ہے جو علماء اس مصیبت میں مبتلا اور کمینی دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں وہ دنیا دار علماء ہیں اور یہ علماء سوء سب لوگوں سے برے اور دین کے چور ہیں یہ الگ بات ہے کہ پیش خویش وہ دینی مقتدا اور بہترین مخلوق بنتے پھریں

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۳۳)

اس مکتوب سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ مدرس امام موذن خطیب مفتی قاری حافظ قرآن اور واعظ جس کی منزل صرف حصول زر اور جلب منفعت ہو رضائے الٰہی مقصود و مطلوب نہ ہو جاہ وہ منصب اور شہرت حاصل کرنا جس کی غرض و غایت ہو وہ علمائے سوء کی صف میں شامل ہے لیکن وہ لوگ جو دین کی خدمت تقریرا یا تحریرا کرتے ہیں اور رضائے الٰہی کا حصول **مطمح** نظر ہے لیکن معاشی مجبوریاں بھی دامنگیر ہیں صاحب عیال ہیں بیوی بچوں کے اخراجات سے بھی دو چار ہیں ان کے لئے دینی کاموں پر اجرت لینا جائز ہے دلائل ملاحظہ ہوں۔

تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت کا جواز

دلیل اول حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت سفر پر گئی حتی کہ وہ عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ کے ہاں پہنچے اور ان سے مہمانی طلب کی ان لوگوں نے ان کی میزبانی سے انکار کیا اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا انہوں نے اس کے علاج کے سب جتن کر لئے مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا ان کے بعض لوگوں نے کہا یہ لوگ جو یہاں آئے ہیں ان کے پاس جا کر دیکھو ہو سکتا ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو وہ صحابہ کرام کے پاس گئے اور کہا لوگو ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے ہم نے اس کے علاج کے لئے سو جتن کر لئے اور کسی سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے صحابہ میں سے

marfat.com

بعض نے کہا ہاں ہے بہ خدا میں دم کرتا ہوں لیکن بہ خدا ہم نے تم سے مہمانی طلب کی اور تم نے ہماری میزبانی نہ کی تو میں تم کو دم نہیں کرونگا یہاں تک کہ تم ہمیں اجرت دو پھر بکریوں کے ایک گلے پر صلح ہو گئی پھر وہ گئے اور انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تو یوں لگا جیسے اس کی رسی کے بند کھل گئے ہوں اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اس کو تکلیف نہ ہوئی ہو اور اس نے کہا ان سے جو اجرت طے ہوئی وہ ان کو ادا کر دو بعض صحابہ نے کہا ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو جس نے دم کیا تھا اس نے کہا نہیں ابھی نہیں حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس پہنچ جائیں اور ہم آپکے سامنے یہ واقعہ بیان کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں پھر وہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے یہ ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے پھر آپ نے فرمایا تم نے صحیح کیا اس کو تقسیم کر لو اور اپنے حصوں کے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا پھر نبی کریم ہنسے

(ص ۳۰۴ ۔ ا بخاری شریف)

دلیل دوم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اصحاب کی ایک جماعت ایک چشمے کے پاس سے گذری وہاں ایک شخص کو سانپ نے ڈسا ہوا تھا صحابہ کرام کے پاس چشمے والوں کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا تم میں کوئی شخص دم کرنے والا ہے کیونکہ ایک آدمی کو چشمے میں سانپ نے ڈس لیا ہے تب ایک صحابی گئے اور انہوں نے چند بکریوں کے عوض سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے اصحاب کے پاس آ گئے صحابہ نے اس عمل کو ناپسند کیا اور کہا تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں سے زیادہ اجرت کی مستحق کتاب اللہ ہے۔

(ص ۸۵۴ ۔ ۲ بخاری)

marfat.com

ان دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے قرآن مجید پر اجرت لینے کو نہ صرف جائز قرار دیا بلکہ سب سے زیادہ حقدار قرار دیا ہے لہٰذا تعلیم قرآن پر بھی اجرت لینا جائز ہے کیونکہ اگرچہ یہ واقعہ دم کرنے کا تھا لیکن الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے۔

دلیل سوم یہ ہے کہ خلفائے راشدین پانچوں وقت کی نمازیں پڑھاتے تھے نماز جنازہ اور جمعہ پڑھاتے تھے فتاویٰ جاری کرتے تھے قرآن کی تفسیر اور حدیث کی شرح بیان کرتے تھے مسلمانوں کے دینی معاملات کا انتظام کرتے تھے جہاد کے لئے لشکر روانہ کرتے تھے اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتے حدود تعزیرات کو جاری کرتے قاضیوں کا عزل و نصب کرتے اور دیگر اسلامی شہروں میں امراء اور احکام کا تقرر کرتے اور ان تمام عبادات اور دینی امور انجام دینے پر خود بھی بیت المال سے وظائف لیتے تھے اور امراء حکام اور قاضیوں کو بھی وظائف دیتے تھے

اس سلسلے میں امام بخاری روایت کرتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ بن گئے تو انہوں نے فرمایا میری قوم کو معلوم ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن اب میں مسلمانوں کے ملکی انتظام سنبھالنے میں مشغول ہو گیا ہوں تو اب ابوبکر کی اولاد اس مال سے کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کے دینی اور ملکی امور انجام دے گا۔

(ص ۲۷۸-۱ بخاری شریف)

حضرت عمرو بن میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کو خلیفہ بنایا گیا تو صحابہ نے ان کے لئے دو ہزار مقرر کئے حضرت ابوبکر نے فرمایا اس میں اضافہ کرو کیونکہ میرے عیال ہیں اور تمہاری مصروفیات نے مجھے تجارت سے روک دیا ہے تب صحابہ نے پانچ سو کا اضافہ کر دیا۔

marfat.com

(ص ۱۸۵ ـ ۳ طبقات ابن سعد)

حضرت وضیع بن عطا بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں تین معلم بچوں کو تعلیم دیتے تھے اور حضرت عمران میں سے ہر ایک کو ہر ماہ پندرہ ہزار دیتے تھے

(ص ۱۲۴ ـ ۶ سنن کبریٰ)

قوت روحانیہ کی خرابی ـ علماء نے لکھا ہے کہ پیر بننے کی پانچ شرائط ہیں ـ

ا ـ پیر صحیح العقیدہ ہو بد عقیدہ پیر نہیں ہو سکتا ـ

ب ـ پیر کو اتنا دینی علم ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے تلاش کر سکے ـ

ج ـ پیر اعلانیہ فسق و فجور کا مرتکب نہ ہوتا ہو ـ

د ـ پیر کسی کا خلیفہ مجاز ہو ـ

ن ـ پیر کا سلسلہ طریقت نبی کریم کی بارگاہ تک پہنچتا ہو وہ منقطع السلسلہ نہ ہو ـ

اس پر فتن اور مادی دور میں پیری مریدی کا سلسلہ ایک بازیچہ طفلاں تصور کر لیا گیا ہے ہندو پاک میں اکثریت ایسی پیروں کی ہے جو دینی تعلیم سے نابلد ہیں جہلاء کی بھرمار ہے پیری مریدی کا مقصد وحید حصول زر ہے تعویذ نویسی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے مریدوں کے ہاں دوروں کا سلسلہ بھی اسی لئے جاری رہتا ہے کہ

کرم کو شیاں ہیں ستم کاریاں ہیں
بس اک زر کی خاطر یہ تیاریاں ہیں

ایک ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ پیر کا بیٹا پیر ہونا چاہئے چاہے اس میں اہلیت ہو یا نہ ہو عالم ہو یا نہ ہو بعض ایسے لوگ بھی پیر بن بیٹھتے ہیں جن کو کہیں سے خلافت نہیں ملی منقطع السلسلہ ہیں اعلانیہ طور پر صغائر و کبائر کی آدگیوں میں ملوث رہتے ہیں شریعت کی حدود کی پرواہ نہیں کرتے اور کئی ایسے بھی ہیں جو اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے علماء کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علماء کیا جانے طریقت کیا چیز ہے حالانکہ امام اعظم کا قول ہے کہ اگر عالم دین ولی نہیں تو دنیا میں کوئی بھی ولی نہیں ـ

جن پیروں کی مقصود مطمع دنیا ئے دوں ہے اور انہوں نے اپنی نام نہاد طریقت کو

marfat.com

حصول زر کا ذریعہ بنایا ہوا ہے ان دنیا دار صوفیہ کے بارے یہی حضرت امام ربانی کا ارشاد ہے

"اس زمانے کے اکثر فقراء آسودہ حال اور کفایت کے میدان میں مقیم ہو چکے ہیں ان کی صحبت و مجالست زہر قاتل ہے ان سے اس طرح بھاگنا چاہئے جیسے شیر سے بھاگتے ہیں"
(مکتوب نمبر ۱۲۲ مکتوبات امام ربانی)

قوت دفاعیہ کی خرابی - ہر سیاسی جماعت کا آج کل ایک منشور ہوتا ہے خواہ وہ کرسی اقتدار پر براجمان ہو یا لیلائے اقتدار کی تلاش میں سیاسی میدان میں مصروف عمل ہو یہ بھی ظاہر ہے کہ جماعتوں کے اس قسم کے منشور کچھ ہوتے ہیں اور نشہ اقتدار سے بدمست ہو کر کیا کچھ کیا جاتا ہے سیاسی لیڈر ریفارمر اور مصلح کا روپ دھار کر آتے ہیں قوم کو خوب سبز باغ دکھاتے ہیں جب قوم ان کے دام تزویر میں پھنس جاتی ہے اور ان کو اپنا حاکم اعلیٰ بنا لیتی ہے تو پھر وہ کرسی اقتدار پر بیٹھ کر قوم سے کئے وعدے پس پشت ڈال دیتے ہیں غریب عوام کو مہنگائی ظلم و ستم معاشی بد حالی بے جا ٹیکسوں کی بھرمار قتل و غارت لوٹ مار چوری ڈکیتی نا انصافی رشوت اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس جیسی برائیوں سے دو چار کر دیتے ہیں

سوال نمبر ۹۳ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے شیر کا شکار کرنے کے لئے ایک کنواں کھودا چار آدمی اس کنویں کے قریب کھڑے تھے اچانک ایک آدمی کنویں میں گرا اس نے دوسرے کا ہاتھ پکڑا وہ بھی گر پڑا اس نے تیسرے کا ہاتھ پکڑا وہ بھی گر پڑا اس نے چوتھے کا ہاتھ پکڑا وہ بھی کنویں میں گر پڑا اب ان چاروں کے ورثا کو کتنی کتنی دیت ملے گی؟

الجواب حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو

marfat.com

یمن کی طرف بھیجا وہاں چار آدمی ایک کنویں میں گر کر مر گئے تھے جو ایک شیر کے شکار کے لئے کھودا گیا تھا پہلے ایک گرا اس نے دوسرے کا ہاتھ پکڑا وہ گرنے لگا اس نے تیسرے کا ہاتھ پکڑ لیا جب وہ گرنے لگا اس نے چوتھے کا ہاتھ پکڑ لیا اور چاروں اس کنویں میں گر گئے شیر نے آکر ان سب کو زخمی کر دیا اور اسی کے زخم سے سب مر گئے ان کے ورثاء نے آپس میں جھگڑا کیا یہاں تک کہ قریب قتال کے نوبت پہنچ گئی حضرت علی نے کہا میں تمہارا تصفیہ کئے دیتا ہوں اگر تم اس سے راضی ہو گئے تو وہی فیصلہ ہے ورنہ میں تم کو لڑنے سے روکوں گا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اپنا فیصلہ کرواؤ آپ نے کنواں کھودنے والوں سے کہا چوتھا حصہ تیسرا حصہ نصف حصہ اور ایک پوری دیت جمع کرو پہلے کی چوتھا حصہ دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر تین آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور دوسرے کی تیسرا حصہ دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر دو آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور تیسرے کی نصف دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے ایک آدمی کو ہلاک کیا ہے اور چوتھے کی پوری دیت ہے وہ لوگ اس سے راضی نہ ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقام ابراہیم کے قریب ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ کروں گا اور چادر کو زانوں کے گرد لپیٹ کر بیٹھ گئے ان میں سے ایک آدمی نے حضرت علی کا فیصلہ سنایا آپ نے بھی اسی کو نافذ فرمایا

(ص ۵۲۵ ۔ ۲ ازالتہ الخفاء) (ص ۱۱۸ ۔ ۱۳ کنز العمال)

سوال نمبر ۹۴ ۔ ایک آدمی کے پاس ایک خوبصورت کنیز ہے اس نے قسم کھائی کہ اگر میں اس کنیز کو فروخت کروں تو میری بیوی کو طلاق میرے سارے غلام آزاد اور میرا سارا مال صدقہ لیکن سلطان وقت نے اس سے کیا یہ کنیز مجھے ہبہ کر دو یا میرے ہاتھ فروخت کر دو اسی آدمی نے انکار کر دیا سلطان نے کہا اگر تجھے ان دونوں باتوں سے انکار ہے تو میں تجھے قتل

marfat.com

کرتا ہوں بتاؤ کونسی ایسی صورت ہے کہ سلطان وقت اسے قتل نہ کرے اسے کنیز مل جائے اور اس آدمی کی قسم بھی نہ ٹوٹے؟

الجواب بشر بن ولید نے کہا کہ میں نے امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے سنا کہ گزشتہ رات جب میں سونے لگا تو کسی نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے چادر اوڑھی اور باہر دروازے پر آیا میں نے دیکھا کہ وہ ہر ثمہ بن اعین ہے میں نے اسے سلام کیا اس نے کہا کہ امیر المومنین کی خدمت میں چلو میں نے اسے کہا اے ابا حاتم میں تجھے عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں امیر المومنین نے مجھے ایسے وقت میں بلایا کہ مجھ پر خوف طاری ہو گیا ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تو اس معاملے کو کل تک ٹال دے اس نے کہا یہ بات میرے بس کی نہیں میں نے کہا میرے بلانے کا سبب کیا ہے اس نے کہا میرے پاس مسرور خادم آیا اور مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو امیر المومنین کے پاس لے کر آؤں میں نے کہا مجھے اجازت دو کہ میں غسل کر کے خوشبو لگا لوں اگر کوئی نامناسب امر ہو گا تو میرے لئے (یہ غسل و خوشبو) مفید ہو گا اور اگر خدا تعالیٰ نے عافیت دی یہ چیزیں نقصان نہ دیں گی اس نے اجازت دے دی میں نے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگالی پھر ہم گھر سے نکل کر چلے حتی کہ امیر المومنین کے گھر پہنچے مسرور کھڑا تھا ہر ثمہ نے اس سے کہا میں امام صاحب کو لے آیا ہوں میں نے مسرور سے کہا اے ابا ہاشم کیا تو جانتا ہے کہ ایسے وقت میں امیر المومنین نے مجھے کیوں طلب فرمایا ہے اس نے کہا مجھے اس بات کا علم نہیں میں نے اس سے پوچھا اس وقت امیر المومنین کے پاس اور کون ہے اس نے جواب دیا عیسیٰ بن جعفر میں نے پوچھا اور کوئی کہا اور کوئی نہیں ہے اس نے کہا جب تو صحن میں پہنچے تو اپنا پاؤں زور سے زمین پر مارنا امیر المومنین پاؤں کی آواز سن کر پوچھیں گے کون ہے تو بتا دینا کہ میں ابو یوسف ہوں میں نے ایسا ہی کیا امیر المومنین نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں یعقوب ہوں اس نے کہا آ جاؤ میں جب اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ امیر المومنین تشریف فرما ہیں اور ان کے دائیں جانب عیسیٰ بن جعفر بیٹھا ہے میں نے سلام کیا تو امیر المومنین ہارون رشید

marfat.com

نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا میرا گمان ہے کہ ہم نے تجھے خوفزدہ کر دیا ہے میں نے کہا واللہ بات کچھ ایسی ہی ہے امیر المومنین نے مجھے بیٹھنے کو کہا میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ میرا خوف دور ہو گیا میری طرف امیر المومنین نے توجہ کی اور کہا اے یعقوب کیا تو جانتا ہے کہ ہم نے تجھے کیوں بلایا ہے میں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

امیر المومنین نے کہا اس (عیسیٰ بن جعفر) کے پاس ایک کنیز ہے میں نے اسے کہا ہے کہ یہ کنیز مجھے ہبہ کر دو اس نے انکار کیا میں نے کہا اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو اس نے انکار کیا خدا کی قسم اگر یہ ایسا نہ کریگا تو میں اسے جزور قتل کر دوں گا امام ابو یوسف نے عیسیٰ بن جعفر کی طرف متوجہ ہو کر کہا تو کیوں انکار کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے کنیز دینے سے انکار کرتا ہے اس نے کہا آپ نے بات کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے اور میری مجبوری کو نہ جانا امام ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا بتاؤ حقیقت میں بات کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ اگر اس کنیز کو فروخت کروں تو میری بیوی کو طلاق غلام آزاد اور میرا مال صدقہ اس پر ہارون رشید میری طرف متوجہ ہوا اور کہا اس مسئلے کا کوئی حل ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا حل ہے میں نے عرض کی یہ عیسیٰ بن جعفر اس کنیز کو نصف ہبہ کر دے اور نصف فروحت کر دے عیسیٰ بن جعفر نے کہا کیا ایسا کرنا جائز ہے میں ؒنے کہا ہاں اس نے کہا میں نے اس کنیز کا نصف امیر المومنین کو ہبہ کیا اور نصف فروخت کر دیا بعوض ایک لاکھ دینار کے پس عیسیٰ بن جعفر کنیز لے آئے اور امیر المومنین نے اسے مال دے دیا اس پر عیسیٰ نے کہا اے امیر المومنین آپ کو کنیز مبارک ہو امیر المومنین نے کہا اے یعقوب ایک چیز باقی رہ گئی میں نے عرض کی وہ کیا کہا یہ لونڈی ہے اور اس کا استبراء ضروری ہے اور اگر آج رات یہ مجھے نہیں ملتی تو میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا میں نے عرض کی یا امیر المومنین اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیں کیونکہ آزاد عورت کے استبراء کی ضرورت نہیں امیر المومنین نے کہا میں نے اسے آزاد کیا اب میرے ساتھ اس کی شادی کون کریگا میں نے کہا میں کروں گا میں نے مسرور اور حسین دونوں کی موجودگی میں خطبہ نکاح پڑھا اور بیس ہزار دینار مہر کے بدلے

marfat.com

اس کا نکاح امیر المومنین ہارون رشید کے ساتھ کر دیا مہر لایا گیا اور اس عورت کے حوالے کر دیا گیا پھر امیر المومنین نے مجھے کہا اب آپ تشریف لے جائیں اور پھر مسرور سے کہا اے مسرور اس نے کہا امیر المومنین میں حاضر ہوں فرمایا یعقوب کو دو لاکھ درہم اور بیس تھان کپڑے کے دے دو مسرور ان چیزوں کو اٹھا کر میرے ساتھ میرے گھر تک آیا بشر بن ولید امام ابو یوسف کی طرف متوجہ ہوا اور کہا جو آپ نے کیا اس میں کوئی حروج تو نہیں میں (ابو یوسف) نے کہا نہیں پھر امام ابو یوسف نے کہا اس میں سے اپنا حق لے لو بشر نے کہا میرا کیا حق ہے کہا دسواں حصہ اس پر بشر نے شکریہ ادا کیا اور اٹھ کر جانے لگا تو ایک بڑھیا آ گئی اس نے کہا اے یعقوب تیری بیٹی (امیر المومنین کے نکاح میں آنے والی لڑکی) نے تجھے سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ بخدا آج رات مجھے وہی مال ملا ہے جو میرا مہر باندھا گیا میں اس سے آدھا آپ کو بھیج رہی ہوں اور آدھا میں نے اپنی حاجت کے لئے رکھ لیا ہے امام ابو یوسف نے اس بڑھیا سے فرمایا اسے واپس لے جاؤ خدا کی قسم میں اس مال کو قبول نہ کروں گا میں نے اس لڑکی کو غلامی کی زندگی سے نکال کر امیر المومنین کی زوجیت میں دیا اور وہ مجھ سے راضی ہو گئی لڑکی کے بار بار اصرار کی وجہ سے آپ کو ایک ہزار دینار لینے پڑے

(ص ۲۵۰ - ۱۴ تاریخ بغداد) (ص ۱۲۹ - ۲ مناقب للموفق)

سوال نمبر ۹۵ - کعبہ کے گرد کتنے نبیوں کی قبریں ہیں؟

الجواب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستر نبیوں کی قبریں ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رکن یمانی سے لیکر آب زمزم کے کنویں تک ننانوے انبیاء کی قبریں ہیں اور کعبہ کے ارد گرد تین سو نبیوں کی قبریں ہیں جب کسی نبی کی قوم اس کی تکذیب کرتی تو وہ مکہ میں آ جاتا اور یہیں پر اپنی باقی زندگی خدا کی عبادت میں گزار دیتا اور وفات پر کعبہ کے گرد دفن کر دیا جاتا۔

marfat.com

(ص ۱۸۳۔ انسان العیون)

سوال نمبر۹۶۔ وہ کون سے تین طرح کے آدمی ہیں جن کی طرف دیکھ کر قیامت کے دن خدا مسکرائے گا

الجواب حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا۔

ثلاثة یضحک اللہ یوم القیامة الیھم

الرجل اذا قام من اللیل یصلی

والقوم اذا صفوا للصلوة

والقوم اذا صفوا لقتال العدو

ترجمہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کی طرف دیکھ کر مسکرائے گا

وہ آدمی جو رات کو بیدار ہو کر نماز (تہجد) پڑھتا ہے

وہ لوگ جو نماز کے لئے صف بندی کرتے ہیں

وہ لوگ جو جہاد کے صف بندی کرتے ہیں

(۲۸۵۔ ۲ مسند ابی یعلیٰ)

سوال نمبر۹۷۔ سمندر میں نمک کیوں ہے؟

الجواب سمندر میں نمک کیوں ہے یہ سوال علمائے طبیعی کے ہاں صدیوں زیر بحث رہا ایک مغربی سکالر نے اس کی دلچسپ وجہ بیان کی ہے نمک میں خاصیت ہے کہ وہ گوشت کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے قدیم مصری اقوام اپنے فرمانرواؤں کی لاشوں کو نمک لگا دیا کرتے تھے تاکہ قبروں میں گل سڑ نہ جائیں ہم اپنے گھروں میں بھی آئے دن رات کے

marfat.com

گوشت کو صبح تک محفوظ رکھنے کے لئے نمک لگا دیا کرتے ہیں چونکہ سمندر میں ہر روز کروڑوں مچھلیوں اور آبی جانوروں کی موت واقع ہوتی رہتی ہے اور ایام جنگ میں لاکھوں انسان سمندر کی بھینٹ چڑھتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے سمندر کو تعفن سے محفوظ رکھنے کے لئے نمک کی کثیر مقدار پانی میں شامل کر دی اگر خشکی کے کسی جانور کو پانی میں پھینک دیا جائے تو وہ گل سڑ جاتا ہے قدرت کا کمال ملاحظہ فرمائیے کہ سمندر میں کروڑہا آبی جانور ہیں وہ گلتے سڑتے نہیں بلکہ ہروقت تازہ رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے تخلیقی کمال کی طرف یوں متوجہ فرمایا ہے

ومن کل تاکلون لحما طریا اور تم سمندروں سے تازہ گوشت حاصل کرتے ہو

سوال نمبر ۹۸ ۔ وہ ایک بتاؤ جس کا دوسرا نہ ہو اور وہ دو بتاؤ جن کا تیسرا نہ ہو وہ تین جن کا چوتھا نہ ہو اور وہ چار جن کا پانچواں نہ ہو اور وہ پانچ جن کا چھٹا نہ ہو اور وہ چھ جن کا ساتواں نہ ہو اور وہ سات جن کا آٹھواں نہ ہو اور وہ آٹھ جن کا نواں نہ ہو اور وہ نو جن کا دسواں نہ ہو اور وہ دس جن کا گیارواں نہ ہو اور وہ گیارہ جن کا بارہواں نہ ہو اور وہ بارہ جن کا تیرواں نہ ہو اور وہ تیرہ جن کا چودھواں اور وہ چودہ جن کا پندرھواں نہ ہو ؟

الجواب وہ ایک جس کا دوسرا نہیں وہ اللہ تعالیٰ وحد لا شریک ہے اور وہ دو جن کا تیسرا نہیں وہ رات اور دن ہے خدا فرماتا ہے **وجعلنا اللیل و النھار آیتین** اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا اور وہ تین جن کا چوتھا نہیں وہ عرش کرسی اور قلم ہیں اور وہ چار جن کا پانچواں نہیں وہ چار بڑی کتابیں تورات انجیل زبور اور قرآن ہیں اور پانچ جن کا چھٹا نہ ہو وہ پانچ فرض نمازیں اور وہ چھ جن کا ساتوں نہ ہو وہ چھ دن میں جن میں اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے خدا فرماتا ہے

ولقد خلقنا السموات والاض وما بینھما فی ستہ ایام

marfat.com

ترجمہ اور البتہ تحقیق ہم نے زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو چھ دن میں پیدا کیا

اور وہ سات جن کا آٹھواں نہ ہو وہ سات آسمان ہیں خدا فرماتا ہے

الذی خلق سبع سموات طباق

ترجمہ خدا وہ ہے جس نے اوپر تلے سے سات آسمان پیدا کئے اور وہ آٹھ جن کا نواں نہ ہو وہ عرش بریں کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں ارشاد ہوتا ہے

و یحمل عرش ربک فوقهم یومئذ ثمانیه

ترجمہ اس دن تیرے رب کے عرش کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہونگے اور وہ نو جن کا دسواں نہ ہو وہ بنی اسرائیل کے نو فسادی شخص تھے خدا فرماتا ہے

وکان فی المدینة تسعة رهط یفسدون فی الارض ولا یصلحون

ترجمہ اور شہر میں نو تھے جو فساد کرتے تھے اصلاح نہ کرتے تھے اور وہ دس جن کا گیارھواں نہ ہو وہ متمتع کے دس روزے ہیں جب اس کو قربانی کی طاقت نہ ہو خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

فصیام ثلاثة ایام فی الحج و سبعة اذا رجعتم تلک عشرة کاملة

ترجمہ پس حج کے دنوں میں تین روزے اور سات جب تم واپس آؤ یہ پورے دس ہیں اور وہ گیارہ جن کا بارھواں نہ ہو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا

انی رایت احد عشر کوکبا

ترجمہ میں نے گیارہ ستارے دیکھے ہیں اور وہ بارہ جن کا تیرھواں نہ ہو وہ سال کے بارہ مہینے ہیں خدا فرماتا ہے

ان عدة الشهور عند اللّٰه اثنا عشر شهرا فی کتاب اللّٰه

ترجمہ اللہ کی کتاب میں اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے اور وہ تیرہ جن کا چودھواں نہ ہو وہ یوسف علیہ السلام کا خواب ہے خدا فرماتا ہے

marfat.com

انی رایت احد عشر کوکبا والشمش والقمر رایتھم لی ساجدین
ترجمہ میں نے گیارہ ستاروں سورج اور چاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کرتے ہیں اور وہ چودہ جن کا پندرھواں نہ ہو سات آسمان اور سات زمیں ہیں

(ص ۱۱۱ روض الریاحین)

سوال نمبر۹۹۔ وحی کی کتنی اقسام ہیں؟

الجواب= حق تعالیٰ نے انسان میں دو قوتیں رکھی ہیں ایک قوت ملکیہ روحانیہ دوسری قوت **بھیمیہ** جسمانیہ قوت **بھیمیہ** کے امراض زائل کرنے کے لئے اطباء اور حکماء کو پیدا فرمایا اور قوت ملکیہ کی تربیت اور علاج کے لئے ایسے حضرات کو مبعوث فرمایا کہ جو بظاہر صورت جسمانیہ کے اعتبار سے بشر ہوں اور باعتبار قوت ملکیہ اور کمالات روحانیہ کے ملا ئکہ سے بھی بڑھ کر ان حضرات کی قوت جسمانیہ قوت ملکیہ کی ہر طرح سے محکوم اور غلام ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے اور اس کو معصیت کی طرف بلاتا ہے لیکن میرا شیطان مطیع ہو گیا ہے میری قوت **بھیمیہ** قوت ملکیہ روحانیہ کی فرمانبردار رہتی ہے

یہ حضرات کسی وقت بشریت سے **منسلخ** ہو کر ملاء اعلیٰ میں پہنچ جاتے ہیں اور اس حالت میں جو کچھ ملاء اعلیٰ سے علوم القا ہوتے ہیں اس کو وحی کہتے ہیں اور اس انسلاخی حالت ختم ہو جانے کے بعد ان علوم کو لے کر بندگان خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور وحی کی حسب ذیل سات اقسام ہیں

نمبر۱۔ مکالمہ الٰہی بلا واسطہ

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معراج کی رات اس وحی سے سرفراز فرمائے گئے خدا فرماتا ہے فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ترجمہ اپنے بندے کی طرف وحی بھیجی

marfat.com

جو کچھ بھیجی حضرت عبد الرحمٰن بن عائشہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا

رایت ربی عز و جل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملا الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السموت وما فی الارض

(ص ۶۹ ـ مشکوۃ)

ترجمہ میں نے اپنے رب عز و جل کو اچھی صورت میں دیکھا رب نے مجھ سے فرمایا کہ ملائکہ مقربین کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے عرض کی مولا تو ہی بہتر جانتا ہے حضور نے فرمایا پھر میرے رب نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا میں نے اس کے وصول فیض کی سردی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی پس مجھے ان تمام چیزوں کا علم ہو گیا جو کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہیں ـ

نمبر۲ـ تمثل یعنی فرشتے کا کسی شکل میں متشکل ہو کر آنا

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا**

ترجمہ تو ہم نے جبریل کو مریم کی طرف بھیجا تو وہ تندرست بشر کی شکل میں متمثل ہو کر ان کے پاس آیا

حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حضور حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت کالے تھے اس پر سفر کا کوئی اثر نمایاں نہ تھا ہم میں سے کسی نے اس کو نہ پہچانا یہاں تک کہ وہ حضور علیہ السلام کے آگے دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا پھر کچھ مسائل دریافت کر کے چلا گیا بعد میں نبی کریم نے فرمایا یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے ـ

(مشکوۃ کی پہلی حدیث)

نمبر۳ـ تکلم الٰہی پردہ کے پیچھے سے

marfat.com

خدا تعالٰی فرماتا ہے

وکلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما اور اللہ تعالٰی نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا

نمبر۴۔ ملصلتہ الجرس (گھنٹی کی مثل آواز آنا)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی کبھی میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح وحی آتی ہے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی پھر وہ مجھ سے جدا ہو جاتی ہے دراں حالیکہ میں اسے یاد کرلیتا ہوں۔

(بخاری شریف۔ ص ۲۔۱)

ام المومنین فرماتی ہیں نزول وحی کی کیفیت جب ختم ہو جاتی تو سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ کی پیشانی پر پسینہ آجاتا۔

(بخاری شریف ص ۲۔۱)

نمبر۵۔ رویائے صالحہ یعنی سچے خواب

حضرت ابراہیم نے فرمایا

یا بنی انی اری فی المنام انی اذ بحک فانظر ما ذا تری قال یا ابت ا فعل ما تومر ستجدنی انشاء اللّٰہ من الصابرین

ترجمہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے عرض کی اے میرے باپ جس کام کا آپ کو حکم ہوا ہے کر دیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ اس آیہ کریمہ میں غور فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ وہ کام کر دیجئے جس کا آپ کو حکم ہوا ہے معلوم ہوا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اس حقیقت کو جانتے تھے کہ پیغمبر کا خواب بھی حکم الٰہی ہوتا ہے اور حضرت

marfat.com

ابراہیم علیہ السلام نے بھی اس کے حکم الٰہی ہونے میں کس قسم کے شک و شبہ کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی بلکہ اس کی تعمیل اسی طرح ضروری سمجھی جس طرح اس حکم کی سمجھتے جو عالم بیداری میں انہیں خدا کی طرف سے ملتا تھا یہی حال دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ہے اسی لئے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

رؤیا الانبیاء وحی

ترجمہ۔ انبیائے کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں (ترمذی شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے

اول ما بدی بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم من الوحی الرؤیا الصالحۃ فی التوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح

(ص ۶۔۱ بخاری شریف)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیک خوابوں کے ذریعے سے ہوئی ہے پس جو خواب بھی آپ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا

نمبر۶۔ تفہیم غیبی

من جانب اللہ کسی کی نظر اور فکر میں ایسی برکت کا آجانا کہ اس کی قوت نظریہ کو کشاں کشاں صواب اور رشد کی طرف لے جائے اس کا نام تفہیم غیبی اور تفہیم الٰہی ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

و داؤد و سیلمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیہ غنم القوم وکنا لحکمھم شاھدین ففھمنا سیلمان

ترجمہ۔ اور جبکہ حضرت داؤد اور سیلمان اس کھیتی کا فیصلہ کرنے لگے جس کو قوم کی بکریاں رات میں روند گئیں تھیں۔ اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے پس وہ فیصلہ ہم نے سیلمان کو سمجھا دیا حضرت فاروق اعظم نے عبد اللہ بن عباس اور دیگر بدری صحابہ سے **اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح** کی تفسیر دریافت فرمائی تو صرف عبد اللہ بن عباس نے فرمایا

marfat.com

میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو وفات کی خبر دی ہے اور یہ بتلایا ہے کہ تمہاری وفات کا زمانہ قریب آگیا ہے اور حضرت عمر نے عبد اللہ بن عباس کی اس معنی پر موافقت کی اور یہ معنی دوسرے صحابہ پر مخفی رہے حالانکہ عبد اللہ بن عباس سب سے کم عمر تھے اور ظاہر آیت میں کوئی اشارہ وفات کی جانب نہیں اگر تفہیم الٰہی نہ ہوتی تو یہ مطلب سمجھ نہ آتا

(ص ۵۵۷۔ ۲ الاتقان) (مدارج السالکین ص ۲۲۔ ۱)

نمبر ۷۔ الہام

جو علم کہ قلب میں بغیر کسی اکتساب اور استدلال کے حق تعالیٰ شانہ یا ملاء اعلیٰ کی جانب سے القاء ہو اس کو الہام کہتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

فالهمها فجورها وتقواها

ترجمہ پھر اللہ نے اس کے فجور اور تقویٰ کا اس کا الہام فرمایا

شیخ عبد الوہاب شعرانی نے فرمایا کہ تقویٰ کا الہام اس لئے فرمایا کہ نفس اس پر عمل کرے اور فجور کا الہام اس لئے فرمایا کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

ایک اور مقام پر خدا نے فرمایا

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعنه

ترجمہ اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو یہ الہام کیا کہ ان کو دودھ پلاؤ

الہام کی مختلف صورتیں ہیں

علم لدنی ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ من جانب اللہ براہ راست قلب پر القاء ہوتا ہے اس کو علم لدنی کہتے ہیں خدا فرماتا ہے **وعلمناه من لدنا علما**

ترجمہ اور ہم نے اسے اپنے ہاں سے علم دیا

marfat.com

القاء فی القلب کبھی فرشتے کے ذریعے سے کوئی چیز قلب میں القاء کی جاتی ہے اس کو القاء فی القلب کہتے ہیں جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

ان روح القدس نفث فی روعی لن تموت نفس حتی تستکمل رزقھا

ترجمہ جبریل نے میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک ہرگز نہ مرے گا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ لے لے

(ص ۱۶۶۔ ۸ طبرانی کبیر)

فرشتے کا متمثل ہو کر آنا اور کبھی ایسا ہوتا کہ فرشتہ متمثل بشکل بشر ہو کر شفاہا اور عیاناً کلام کرتا ہے خدا فرماتا ہے

و اذ قالت الملائکہ یا مریم ان اللّٰہ اصطفاق و طھرک و اصطفک علی نساء العالمین

ترجمہ اور جس وقت کے فرشتوں نے کہا کہ اے مریم اللہ نے تجھ کو پسند کیا اور تجھ کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر تجھے فضلیت دی۔

ابو عمر بن عبد البر نے کہا کہ

کان عمر ان بن حصین من فضلاء الصحابہ و فقھا نھم یقول عنہ اھل البصرۃ انہ کان یری الحفظۃ وکانت تکلمہ حتی اکتوی

ترجمہ عمران بن حصین بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور فقہاء صحابہ میں سے تھے اہل بصرہ خود حضرت عمران بن حصین سے ناقل ہیں کہ وہ کراما کاتبین کو دیکھا کرتے تھے اور ان سے باتیں کرتے تھے یہاں تک کہ داغ لیا

امام غزالی نے فرمایا دل کے دو دروازے ہیں ایک عالم ملکوت کی طرف دوسرا دنیا کی طرف ظاہری علوم ظاہری دروازے یعنی حواس خمسہ سے دل میں داخل ہوتے ہیں۔ اور عالم ملکوت اور ملاء اعلیٰ کے علوم باطنی دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔

ایک اور مقام پر امام غزالی نے فرمایا حوض میں پانی لانے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ

marfat.com

نہروغیرہ سے پانی لایا جائے دوم یہ کہ اسی حوض کو کھود کر اور اس کو آلات سے صاف کر کے اسی میں کوئی چشمہ جاری کر دیا جائے اور یہ پانی بہ نسبت نہر کے پانی کے نہایت صاف اور شریں اور لذیذ ہوگا اسی طرح قلب بھی بمنزلہ حوض کے ہے کبھی علم اس میں حواس خمسہ کی نہر سے لایا جاتا ہے اور کبھی بذریعہ خلوت وعزلت مجاہدہ و ریاضت قلب کو کھود کر صاف کر دیا جاتا ہے اس وقت خود اندرون قلب ہی سے علم کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں اور تحصیل علوم میں حواس ظاہرہ کی ضرورت نہیں رہتی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا

من اخلص للہ اربعین صباحا اظہر اللہ تعالیٰ ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ

ترجمہ جو چالیس روز اخلاص کے ساتھ عبادت کرلے اللہ تعالیٰ علم و حکمت کے چشمے اس کے قلب سے اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

(ص ۳۷ رسالہ لدنیہ)

شیخ اکبر قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ وحی الہام کبھی بذریعہ کتابت بھی ہوتی ہے کہ من جانب اللہ کوئی لکھی ہوئی شے عطا ہوتی ہے اس کتابت کے من جانب اللہ ہونے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ ہر جانب سے پڑھی جاتی ہے۔

چنانچہ میں نے بیت اللہ میں ایک فقیر کو دیکھا کہ مطاف میں اس پر ایک لکھا ہوا ورق اترا جس میں اس فقیر کے متعلق یہ لکھا تھا کہ تو جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہے اس ورق کی عجیب شان تھی وہ یہ کہ جس جانب اس ورق کو پلٹا جاتا تھا کتابت بھی اسی جانب پلٹ جاتی تھی۔

شیخ ابن عربی فرماتے ایک مسکین عورت میرے تلامذہ میں سے تھی اس نے ایک مرتبہ حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا حق تعالیٰ نے اس کو ایک ورقہ عطا فرمایا وہ ورقہ اس کے ہاتھ میں تھا مٹھی بند تھی کسی طرح کھلتی نہ تھی میں نے اس سے یہ کہا کہ تو اپنے دل میں یہ نیت کر کہ اگر حق تعالیٰ اس کو کھول دے تو فوراً اس کو نگل جاؤں گی اس نے یہ نیت کی اور ہاتھ کو منہ کے قریب کیا قریب کرتے ہی ہاتھ کھل گیا اور جبراً و قہراً وہ ورق خود بخود منہ

marfat.com

میں داخل ہو گیا لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کو یہ کس طرح معلوم ہوا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو الہام فرمایا کہ ہماری مرضی یہ ہے کہ اس ورق کے مضمون پر کوئی مطلع نہ ہونے پائے

(ص ۸۳۔ ۲ الیواقیت و الجواہر)

سوال نمبر۱۰۰۔ اگر کسی عورت کا خاوند مفقود الخبر ہو جائے اور وہ چار سال انتظار کرنے کے بعد دوسرے شخص سے شادی کر لے اور بعد میں پہلا خاوند بھی آجائے تو عورت کس خاوند کے ساتھ رہے گی؟

الجواب ابو ملیح بن اسامہ کہتے ہیں ایک عورت بنیھمہ بنت عمر شیبانیہ نے مجھ سے بیان کیا ایک غزوہ میں اس کا خاوند مفقود الخبر ہو گیا پتہ نہیں چلتا تھا مر گیا ہے یا زندہ ہے وہ عورت چار برس تک انتظار کرتی رہی اس کے بعد اس نے دوسری جگہ نکاح کر لیا بعد میں پہلا خاوند بھی پہنچ گیا تنازعہ رونما ہو گیا اس عورت نے کہا فیصلہ کرانے کے لئے میرے دونوں خاوند حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے ان ایام میں حضرت عثمان غنی باغیوں کی وجہ سے محصور تھے زوجین نے اپنا مسئلہ پیش کیا حضرت عثمان نے کہا ان حالات میں دریافت کرتے ہو انہوں نے عرض کی یہ واقعہ پیش آگیا ہے اس کا فیصلہ ضروری ہے حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ پہلے خاوند کو دو صورتوں میں سے ایک اختیار کرنی ہو گی یا تو عورت کو اختیار کر لے یا اپنا مہر لے کچھ دن گزرے تو حضرت عثمان شہید کر دئے گئے پھر دونوں خاوند کوفہ میں حضرت علی کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اور حضرت علی سے فیصلہ طلب کیا انہوں نے بھی فرمایا ان پریشان کن حالات میں دریافت کرتے ہو جواب میں دونوں نے عذر خواہی کرتے ہوئے فیصلہ کے لئے اصرار کیا اور حضرت عثمان کا سابقہ فیصلہ بھی سنایا اس وقت حضرت علی نے فرمایا اس مقدمہ کے متعلق میرا بھی وہی فیصلہ ہے جو عثمان نے دیا میری وہی رائے ہے جو حضرت عثمان نے قائم کی تو پہلے خاوند نے مہر واپس لینا

marfat.com

پسند کیا بنیھمہ کہتی ہے مہر چار ہزار درہم تھا مہر ادا کرنے میں میں نے دو ہزار دے کر دوسرے خاوند کی اعانت کی

(ص ۸۸ ۔ ۷ مصنف عبد الرزاق)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی فرماتے ہیں ایک انصاری رات کو گھر سے نکلا اس کو جن اٹھا کر لے گئے مدت مدید تک غائب رہے اس کی بیوی حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میرا خاوند مدت سے غائب ہے حضرت فاروق اعظم چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا اس نے چار سال گزارے اور پھر آپ کے پاس آئی آپ نے اسے دوسرا نکاح کرنے کا حکم دیا اس نے عقد ثانی کر لیا بعد میں اس کا پہلا خاوند بھی آگیا وہ خاوند حضرت عمر کے پاس آیا اور آکر اپنے واپس آنے کی خبر دی فاروق اعظم ناراض ہوئے اور فرمایا اپنی اہلیہ سے اتنے عرصے تک غائب رہے ہو عرض کی یا امیر المومنین جلدی نہ کیجئے واقعہ یہ ہے کہ ایک رات میں گھر سے نکلا تو مجھے جن نے قید کر لیا اتنا عرصہ میں اس کے ہاں رہا بعد ازاں مسلمان جنوں نے کفار جنوں سے جنگ کی جب مسلمان جنوں نے مجھے دیکھا تو پوچھا تو کون ہے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تو اپنے شہر کو واپس جانا چاہتا ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے میرے ساتھ کچھ جن بھیجے رات کے وقت وہ مجھے مرد کھائی دیتے دن کے وقت آندھی کی شکل میں مجھے اٹھاتے فاروق اعظم نے فرمایا یا عورت کو اختیار کر لو یا مہر کو اس نے عورت کو اختیار کیا فاروق اعظم نے اس عورت اور اس کے دوسرے خاوند میں تفریق کر دی

(ص ۱۴۰۱ ۔ ا سنن سعید بن منصور)

marfat.com

علماء، خطباء اور طلباء کیلئے بہترین جامع اور مدلل مجموعہ وعظ

نورانی مواعظ

مختصر تعارف

از: استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حصہ اول

تخلیق نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، والدین کریمین کا اسلام، ولادت باسعادت، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے شمائل وخصائل، حلیہ مبارک اور اخلاق حسنہ،

حصہ دوم

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا بچپن اور عہد شباب، مکہ میں دعوت وتبلیغ کا آغاز اور کفار ومشرکین کے مظالم، واقعہ معراج کی شان وعظمت اور حکمت وفلسفہ مدینہ میں اسلام کی اشاعت، ہجرت، مواخات اور تعمیر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ سوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان پرور معجزات، عقیدہ ختم نبوت اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا حق شفاعت قرآن وحدیث کی روشنی میں، آیات متشابہات سے شبہات کا ازالہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض وصال

حصہ چہارم

فضائل اہل بیت، سیدہ کائنات، ازواج مطہرات، حضرت امام حسن وحضرت امام حسین علیہما السلام کے تفصیلی حالات اور فضائل ومناقب، یزید کے احوال اور واقعہ کربلا کا مفصل بیان

حصہ پنجم

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن وحدیث کی روشنی میں، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا مولا علی اور سیدنا امیر معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی اور فضائل ومناقب کا بیان

حصہ ششم

اولیاء کرام کی شان وعظمت قرآن وحدیث کی روشنی میں، امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی، رتبہ علم وولایت، اخلاق اور کرامات وفضائل کا بیان

مکتبہ نوریہ رضویہ ۰ گلبرگ اے ۰ فیصل آباد

marfat.com